وَمَن یَتَوَکَّل عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسْبُہٗ

ایں نسخہ کہ زآراستگی چوں چمن است + چوں صحن چمن پر از گل و یاسمن است
تشبیہ تواں کرد بصحن چمنش + لیکن چو نظر کنی در اینجا سخن است

چمن خلد فصاحت

۱۳۰۶ھ

یعنی

ایمان شہرت

اولین پارۂ از جلیس قیصر ساں

دیوان گلکدۂ عرش بلاغت ۔ برق طور متانت ۔ رفیع المنزلت ۔ جناب اقبال حشمت

معلے القاب حسان الہند محمود اختر نواب حاجی محمد رضوان علیخاں صاحب بہادر

رئیس اعظم مراد آباد ملک روہیلکھنڈ

معززہ مربی گلدستہ ابر سخن امرتسر

ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۶ھ

در مطبع مصطفائی امرتسر طبع پذیرد

تعداد ۵۰۰
قیمت فی جلد ۱۲ر

اشتہار

پھلا پھولا چمن رنگیں مزاجوں کو مبارک ہو سخن سازوں کی کثرت ہے زباں والوں کا مجمع ہے
زبان گوہر افشاں نے ہزاروں موتیں بکھیریں نگارستان چین کی طرح یہ دفتر مرصع ہے

امیر سخن

گلہائے رنگ رنگ سے ہے زینت چمن
اے ذوق اس جہاں کو ہے زینت خلاف سے

ناامیدوں کی امید۔ غمزدوں کا غمخوار۔ حسرت زدوں کا ہمجلیس۔ ہرمان نصیبوں کا انیس۔ دست و پا شکستوں کی آرزو۔ مایوسوں کی تمنا۔ نیچرل نظم کا خزانہ۔ ملکی نوحوں کا عطر مجموعہ۔ قوم کا مرثیہ پیر ورد اشعار کا ذخیرہ ہی نہیں

بلکہ

دلدادگان کمال ناز نعت احمدی کے اشتیاق کی دلسوز تصویر بھی ہے۔ اور سحر حلال کے ذریعہ سے عاشقان جمال حسن سرمدی کے دلی جوشش کی جاں گزا تحریر بھی۔

اسکو دیکھئے

کیا ایک ہاتھ میں دین اور ایک میں دنیا پکڑے خوش وکھہ دینے والا ہے وہ

کہ

ہیں وہ معجون مرکب ہو لیا جو ہر ایک موسم اور مزاج کے واسطے مفید ہوں۔ یوں تو یہ صرف نعتیہ رسالہ کے نام سے اشاعت پاتا ہے مگر ضمیمہ کے طور پر ایشیائی شاعری کا بھی حصہ ہے اور مستورات کے لب و لہجہ میں بھی غزلیں ہیں۔ مردہ دلوں کے جلانے کے واسطے قومی نوٹ بھی ہیں اور ہر وقت اور ہر مجلس کے مطابق عطر مجموعہ بھی ہے

اگر

جنابکو شعر و سخن کا مذاق نہیں نہ سہی۔ آخر مندرجہ ذیل میں سے تو کوئی نہ کوئی حصہ آپکی طبیعت کے مطابق ہوگا

واعظ ۔ چند ضروری مسائل بلا تعصب مذہب اپنے ملکی بھائیوں کے لیے ظاہر کریگا۔

طبیب ۔ یہ حصہ طب یونانی۔ ہیدک۔ ڈاکٹری۔ کے مختلف نسخے مختلف امراض کے مد دیگر ضروری امور کے ہر موسم کے متعلق ظاہر کریگا۔ اور ضرورت کے مطابق مویشیوں کے علاج بھی۔

معلم ۔ اس میں مشاہیر میں سے کسی ایک کی سوانح عمری۔ نیچرل کا سبق۔ ایک نہ ایک مضمون کے متعلق (کم درجہ تعلیم یافتوں کے لئے اور اعلے تعلیم یافتوں کے واسطے) چند ضروری سوالات۔

فلاسفر ۔ اس عنوان کے نیچے بلند خیال اہل فلسفہ کے قلم جواہر رقم کے لکھے ہوئے مضمون فلسفہ عقلی۔ اور فلسفہ الہیات وغیرہ درج ہوں گے۔

کیمسٹری ۔ اسکی ضرورتیں جتنی قوم اور ملک کے لئے ہیں وہ کچھ ادہیں سے پوچھئے جو یورپ میں علم اور حرفت کے لئے سیر کرتے پھرتے ہیں۔ بالفعل خان بہادر جناب ڈپٹی حافظ انور علی صاحب بہادر کا رسالہ بجلی سلسلہ وار چھپنا شروع ہوا ہے۔

قیمت ۔ عام سے للعہ ۔ اہل شہرت سے ۱۲؍ ۔ طلبا سے عہ ۔ گورنمنٹ عالیہ سے ۔ امرا ورؤسا جو عنایت فرماویں اعانت محصول ہمارے ذمہ ۔

المشتہر

آپکا تابعدار خاکسار حکیم شیخ غلام محی الدین مہتمم

مشغل مدرسہ اسلامیہ
امرتسر پنجاب

رضوان خلد ناز بباغ ارم کند
رضوان ما بہ عشق نبی سفتہ گہر

اللہ اللہ یہ کیسا مبارک زمانہ ہے - چاروں طرف سے علوم و فنون کی گھٹائیں زمین [illegible] کرنے کے واسطے ابر رحمت کی طرح جھوم جھوم کے آرہی ہیں - تماشا گاہ عالم میں باریک بینوں نے پتہ ایسی کل لگائے ہیں کہ اس طلسمی کارخانہ کو دیکھ کے عقل رسا بھی حیران ہو رہی ہے - نظر باز تجربہ کی عینک سے دیکھ رہے ہیں - وہ عالی شان عمارتیں جنکی بنیادیں ابھی سے رکھی جانے لگی ہیں درحقیقت عرش منزل ہوں گی اور آسمان سے باتیں کریں گی -

پیارے ناظرین کو اگر اس تمہیدی فقرہ سے مطلب نہ معلوم ہو تو آپکی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے اس وقت جو کتاب آپکے مقدس ہاتھوں میں ہے یہ اوس ہماری سلسلہ میں کی پہلی ہے جسکے (۴۸) کامل نمبر ہیں اور جنکا حق تصنیف عالیجاہ رفیع بارگاہ والا درجات - قدسی صفات - مستجمع نعوت سنجیدہ نوع انسانی - مہبط فیوض برگزیدہ رحمانی - بحر ذخار علم و حکمت - ابر مدرار نظم و نسق ملک و ملت - محمد آمد مداحان حضرت سید المرسلین - زبدۃ النوابین و خوانین ظہیر الملت البہیہ - عضد الدولۃ العالیہ خستان الہند حضرت نواب محمود اختر حاجی محمد رضوان علیخان صاحب بہادر دام فیوضہ) معزز مربی ایر ملکن نے اپنے الطاف کریمانہ اور مراحم خسروانہ سے بندہ کو عطا فرمایا ہے -

نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ نشان شہرت کے دیکھنے سے پہلے آپ کو معلومات کو اسقدر بتا یا جائے کہ جب کبھی کوئی آپ سے پوچھے کہ یہ نواب صاحب کون ہیں اور اونکا اصلی حال کیا ہے آپ اوسے کہدیں کہ ۱۲۴۵ سال ہجری کو آپنے اپنی تولید سعید کا فخر بخشا جسکی یادگار (خدا ترس ۱۲۴۵) (مظہر احسان) دو عالم آرا کلمے قائم کر رہے ہیں - مسیحی سالکی تاریخ ولادت (جلوہ اوج شرف بختیار ۱۲۴۵) پیوستہ ہے -

ہمارے فیض بخش نوابصاحب عالیجناب نواب محمد رفیع علیخانصاحب (ابن نواب علی رضاخان صاحب ابن نواب علی الدین خانصاحب ابن نواب فخر الدین خانصاحب ابن نواب فریدالدین نامی کشمیر ابن سطوت مآب صولت پناہ سوا مکان نواب عظمت اللہ خان صاحب بہادر ناظم ملک پل ہنڈ) کے دوسرے صاحبزادہ ہیں - آپکے جد اعلی مولوی شیخ عبد القادر آخوند جی ہیں - کذات سلطان عبد العزیز بلخی اور [illegible] اعلی خلیفہ حضرت خیر البشر [illegible] عبد اللہ عمر

آپکے نانا مکرم نواب مرتضےٰ خانصاحب ابن نواب علی الدین خانصاحب بہادر مرحوم تہے اسلئے یہ بڑے فخر سے کہا جاسکتا ہے کہ ہمارے کرم فرما معزز مربی ابن سخن امرتسر عالیجناب حضور حسّان الہند پشتہا پشت سے صحیح النسب الوالعزم ہیں اور نجیب الطرفین۔

وہ منحوس سال جسکے طالع کا ستارہ شاید مریخ تھا جب اپنی آمد آمد سے ہندوستان بہر کو قیامت کا نمونہ دکہلا چکا۔ پہر ہزاروں بیگناہوں کے خون کرنیکے واسطے کمربستہ ہوا (تو ہاتے کلیجے ہوئے کلیجا پہٹا جاتا ہے) ہمارے رفیع جاہ محمود اختر کے والد ماجد امیر کبیر نواب محمد رفیع علیخانصاحب بہادر بہی شہیدوں کے زمرہ میں شمار ہوئے۔ افسر ہل من مزید کہتے تہے اور بغیر کسی قسم کی تحقیقات کے بیگناہوں کو بہی دم زدن میں حضرت نوح سے پہلے ناکردہ گناہ مردوں کے ساتہ غلطی سے ملا دیتے تہے۔ اُسوقت اور ہو ہی کیا سکتا تہا کوئی چہاتی پر صبر کا پتہر رکہے ہوئے (رضائے ربانی) کہتا۔ کوئی اور اوسی مجلس کے حلقہ نشینوں سے کہہ اُٹہتا (غفران شکور) مگر ہماری عالیجاہ کی ہمت کی کمر لوٹ چلی تہی سبکی سُنی اور سوا اسکے اور کچہہ نہ کہا۔

والد ما نیک دعا دل بیگنہ واحسرتا | تیغ سرکش خورد و بس با صد محن بیسر شدہ
فکر رضوان درخیال من شدہ بشنید این | شرم و غیرت زہد و تقوی علم و فن بیسر شدہ

۱۸ ۶ ۵۷

حضور حسّان الہند نے سنہ ۱۲۹۳ھ میں حرمین شریفین کی زیارت کی جب واپس ہوئے تو کسی سنج کی تاریخ (فروغ ابد) کہی اور بندہ نے۔ رہ تشریف شہ چشم بد دور باد۔

حضور کے تمام و کمال اوصاف کا شمار کرنا ہوا پر قلعہ بنانا ہے مگر یہ ایک مسلّمہ ہے کہ گو یم مشکل و گرنہ گو یم مشکل بہر حال مختصر طور پر کہا جا سکتا ہے کہ بدیہہ گوئی میں اہلیت تام ہے۔ سو داکیطرح معنی آفرینی میں کسی سے کم نہیں۔ سنگلاخ زمینوں میں انشا کے کان کترتے کیوں نہو جب غالب علیٰ کل غالب کا تلمیذ ہو۔ شوق کامل اور مشق دوام کا اوسپر طرہ تو نعت کا میدان جسمیں ہزاروں شہسواروں کو پاپیادہ چلنا مشکل ہے آپکی شہسواری کو لایق ہوتا۔ یہ ناچیز رائے تو بندہ کی ہے ناظرین اس اٹہتالیس کتابوں کے سلسلہ کو دیکہہ کے ضرور کہیں گے کہ قوت زبان و بیان درحقیقت کچہہ ایسی ہے کہ بلا اختیار صلے علے اور سبحان اللہ کے کلمے نکلتے ہیں۔ سُننے والیکا دل پہڑک جاتا ہے اور پڑہنے والیکا یہ حال ہے کہ بار بار پڑہتا ہے اور ہر شعر سے نیا لطف اٹہاتا ہے۔ دلپسند خیالات برجستہ الفاظ۔ سلیقے نئے ایجاد۔ پاکیزہ ترکیبیں۔ خوشنما تراشیں۔ مضمونکی گرمیاں۔ انداز کی شوخیاں برابر کہہ رہی ہیں کہ حروف کی ذریعہ فوٹو اوتارنے والے نئے ولدادگان کمال ناز و نعت احمدیکو اشتیاق کی دلسوز تصویر اس [illegible] سے کہینچی ہے کہ بلا اختیار منہ سے واہ واہ نکلتی ہے اور سحر حلال کے بدولت عاشقان جمال محبوب سرمدی کی جان [illegible] پر کچہہ ایسی لکہی ہے کہ سبحان اللہ۔ حضور کو تاریخ گوئی میں اسقدر کمال ہے کہ کیا کہا جائے [illegible] تاریخ کہدیتے ہیں اور وہ بہی بلا تخرجہ و تعمیہ۔ حسّان اوس زمانہ کا ایک شاعر ہو جبکہ اہل یورپ اوستاد عرب جہالت کہہ رہے ہیں۔ [illegible] ہوست تہی یا یہی اپنی اصلاح پر آپکا چاہتے تہے اور آپکا وجود باوجود اس عہد کا محمود اختر۔

امرتسر [illegible] جب رسالہ ابر سخن سنہ ۱۳۱۰ھ میں جاری ہوا تو غزلونکی انتخاب کرنیوالی کمیٹی نے حضور کے واسطے وہ معزز مربی ابن سخن کا خطاب تجویز کرکے پیش کیا تہا۔



اُمنگوں پر شباب فکر ہے مدّاح احمد کا
دبیر آسماں وہ ہے میں منشی ہوں محمد کا
ثناخوانِ نبیؐ محتاج بکتر کا نہ چلفد کا
مرقع گو فلک دکھلائیں امثالِ مجدّد کا
اشارہ حاجیوں سے کعبہ میں ہے سنگ اسود کا
ذریعہ مغفرت کا کچھہ نہیں ہے اور مجھہ بد کا
جو سبزہ لہلہائے ہنسنے میں روئے محمدؐ کا
ازل میں منشی تھا میں کتاب شوق بیحد کا
نسیم لطف احمدؐ گدگدا کر مجھکو کہتی ہے
پریشاں سنبل فردوس ہے آب نرگس جنت
ہے ہنستا چل نکیوں خاک عجم کے ذرہ ذرہ پر

ترنگ شوق سے جوبن ٹپکتا ہے خوشامد کا
زباں کھولیگا میرے روبرو کیا مونہ عطارد کا
سپر ہر نقطہ ہے تیغ نگاہِ دیدۂ بد کا
طلسم دہر میں نقشہ نہیں ہمرنگ احمد کا
مجھے بوسہ دو مجھ میں سایہ پنہاں ہے محمدؐ کا
بھروسا ہے خدا کا یا سہارا ہے محمدؐ کا
نوشتِ زعفراں سے کہیت ہیا ہو زمرّد کا
الف - حے - میم - دال - اول سبق ہے میری ابجد کا
میں گلدستہ کہلا دوں آتے گلہائے مقصد کا
ترے گیسوئے اسود کا نرگسی چشم مسوّد کا
بچھا فرش شہنشاہ عرب کی آمد آمد کا

ہوا ظاہر اوٹھا جب پردہ غفلت ہمرو دلسے
سمایا ہے احد میں میم بنکر سایہ احمد کا

گروہ اولیا محتاج خیل انبیا ممنون
تری احسان پیہم کا ترے الطاف بیحد کا

لحد میں بھی رہوں بشاش تیری مہربانی ہو
تری دامن کا سایہ ہو اندھیرا مجھکو مرقد کا

گنہگاروں کی خاطر سختیاں کیا کیا اوٹھائی ہیں
الٰہی بول بالا دونوں عالم میں محمد کا

ہو حاجت جانماز و سجدہ گہ کی ہو ملائک کو
یہ سنگ در ہے احمد کا وہ نقش پا ہے احمد کا

حصار اسکا ہو یاجوج بلا کے واسطے کافی
اثر نام محمد میں ہے ذوالقرنین کی سد کا

میری فکر رسا ہی وہ پری ہے کا نہیں جسکے
یہ چرخ سبز ایک چھوٹا سا آویزہ زمرد کا

دل سودا زدہ کو کیوں نہ بہتر جانسے سمجھوں
یہہ مجنوں کسکا ہے لیلائی گیسوے محمد کا

مقابل بلبل شیراز ہو کیا حوصلہ رضواں
وہ طوطی بولتا ہے اندلو مداح احمد کا

خدائی تیری تابع ہے رضا جو ہے خدا تیرا
ازل آدم تا بہ عیسےٰ کسنے پایا مرتبہ تیرا

اولوالعزموں کی محفل میں ہے چرچا بجا تیرا
ثنا خواں ہیں ولی تیرے نبی تیرے خدا تیرا

یہہ الیسا دلکش و دلچسپ نقشہ کھینچ گیا تیرا
کہ نقاش ازل خود ہو گیا محو لقا تیرا

کنول برج ہدایت کا ہے روئے پر ضیا تیرا
چراغ پیش طاق بزم عرفاں نقش پا تیرا

ولا جب خود ہو کشتیبان امت ناخدا تیرا
بھلا پھر کیوں ہو بیڑا غرق گرداب بلا تیرا

ہمیں تو جستجوئے سایۂ دامان احمد ہے
وہ سودائی ہے جو طالب ہو اسے ظل ہما تیرا

بھلا دیکھیں تو مردہ کسطرح سے جی نہیں اوٹھتا
کہے تو قم باذن اللہ لب معجز نما تیرا

گذر جائینگے مثل نوح ہم طوفان محشر سے
کنارا اہتمام کرائے دامن آل عبا تیرا

تیری جوہر سے کب واقف ہوا اہا تونے لیکن
مرا دل جانتا ہے چاشنی تیری مزا تیرا

دکھایا بخشش امت کا بیڑا تونے محشر میں
تعالی اللہ یہہ صمت تیری یہہ حوصلہ تیرا

یقیں ہے آشیاں باندھیگا اوسپہ قیامت تک
ذرا جس نخل کے سایہ تلے ٹھہرے گدا تیرا

اوڑالی خاک کوچہ بہرا شستی میں رہوں تک
مگر پایا نہ اے گنج تمنا کچھ پتا تیرا

ہو کل اوسکے لئے جنت یہی رحمت یہی شفاعت ہے
صفائے دل سے جسنے آج کلمہ پڑھ لیا تیرا

ابن لمصوب عیسیٰ [illegible] کلمہ تیرا پڑھا ہوا لے
اگر دعوی پر آجائے لب معجز نما تیرا

[illegible] تو کہاں جاتا
مسیح وقت تو ہے روضہ ہے دار الشفا تیرا

ذرا ہم خاکساروں کی بھی بربادی بیاں کرنا
گذر ہو رحمتِ عالم تلک جب اے صبا تیرا

اگر کوئی نہیں تیرا تو غم کا ہے کا اے رضواں
ترا حامی نبی تیرا۔ ترا یاور خدا تیرا

ڈالیں جو نظر صاحبِ تاثیر ہوا پر
ہو خاک میں خاصیتِ اکسیر ہوا پر

یوں مرکبِ شہ جانبِ قوسین رواں تھا
جس طرح سے جاتا ہو کوئی تیر ہوا پر

کر دی جو مرقع میں اشارہ و مسیحا
اوڑ جائے ہر اک طائرِ تصویر ہوا پر

عیدِ شبِ میلاد میں انسان تو انسان
ہوتے تھے فرشتے بھی بغل گیر ہوا پر

پڑھ دوں جو غزالانِ حرم کے کبھی اوصاف
پریوں کو کروں بات میں تسخیر ہوا پر

اوس زلف کا اوس رخ کا خیال آہ نہیں آیا
روشن ہوئی شمعِ شبِ تصویر ہوا پر

گھنگھور گھٹا کالی پری بنگئے حرم میں
کھولے ہوئے ہے زلف گرہ گیر ہوا پر

جب وصف کئے ابر میں دندانِ نبی کے
موتی کی لڑی بن گئی تقریر ہوا پر

کیا کہیے کمانِ بن وقاص کی شوخی
اوڑتا تھا پری بن کے ہر اک تیر ہوا پر

یہ ابر کا ٹکڑا نہیں بہزاد ازل نے
کھینچی ترے گیسو کی ہے تصویر ہوا پر

صرصرِ تگِ شاہنشہِ پرنور کے اوصاف
کیجیے قلمِ شمع سے تحریر ہوا پر

کچھ اور ہی آہوں نے مزا ہجر میں بخشا
بجھتی ہوئی دکھلا دی جوئے شیر ہوا پر

اوس در پہ کھڑا کھینچتا تھا رات میں آہیں
ہے منحصر اس خواب کی تعبیر ہوا پر

فرمائیں طلب حشر کے جو محبوبِ الٰہی
لبیک کہے عالمِ تصویر ہوا پر

پہونچیگی نہ تو گرد کو بھی اسپِ نبی کی
یہ لکھ چکا تھا خامۂ تقدیر ہوا پر

ذرے اوڑے جب خاکِ مدینہ کی کسی شب
پیدا تھی چراغوں کی سی تنویر ہوا پر

جاتا تھا جب اوڑتا ہوا اسپِ شہِ عالم
آئی تھی نظر حور کی تصویر ہوا پر

دیکھو تو میری آہوں میں لٹو کی طرح سے
کیا گھوم رہا ہے فلکِ پیر ہوا پر

کیا تیغِ زباں نعت میں اوڑنے لگی رضواں
سے قبضہ کئے اب مری شمشیر ہوا پر

اگر وصفِ لبِ احمد لکھوں لعلِ بدخشاں پر
لبِ جوہر سے آوازہ کسے خورشیدِ تاباں پر

پری جو بن باغِ جنت کا مدینہ کے بیاباں پر
طرارہ بھر کے اوڑ جا کہوں بھی او طائرِ جاں پر

کئے احسان پر احسان کیسے اہل ایماں پر
محبت فرض ہے ایسے نبی کی ہر مسلماں پر

خدا کی شان میں بیٹھا درِ محبوب یزداں پر
جلوسِ مورِ عاجز دیکھنا تختِ سلیماں پر

چلی جس سرزمیں پر آمنہ کا چاند ای سورج
ستارا بنکے پہونچے ذرّہ ذرّہ چرخ کیواں پر

ہو لمعانِ تبسم آپکے دنداں سے نکلا تھا
وہی عقدِ گہر بن کے چمکا تاجِ عرفاں پر

کبھی جب مسکرا کر آپ نے کچھ بات فرمائی
لبِ جاں بخش نے توڑی نمکداں آبِ حیواں پر

سرِ و نالۂ غم سے صدائے صور آتی ہے
گماں صبحِ قیامت کا ہے مجھکو شامِ ہجراں پر

ہیں باندھوں وہ ہوا وصف نسیمِ خلقِ احمدؐ کی
کہ ہنستی ہنستی کلیاں لوٹ جائیں میرے داماں پر

جو بزمِ نعت ہو اوڑا وڑ کی ہو بخیں رقص دکھلائیں
اسی حسرت میں تو لی بیٹھے ہیں مضمونکی پریاں پر

پڑا اک شور رقصِ حور کا بزمِ تجلےؐ میں
اوڑا مرکب ترا جسوقت او ادنیٰ کی میداں پر

نہ ہوگا سایہ محشر میں مگر سایہ کئے ہوگا
لوائے حمد کا داماں پرچمِ اہلِ عصیاں پر

شفاعت نے تری کس دھوم کیا مورچہ مارا
خدا احسنت خواں ہے تیری ہمت تیری احساں پر

مدینہ کو جبھی ہے زائروں کا قافلہ جاتا
مجھے آجاتا ہے رونا دلِ غمگیں کے ارماں پر

لکھی ہے کیا غزل برجستہ اوصافِ محمدؐ میں
خدا کی رحمت کامل ہو رضوا العلیخاں پر

تقرب جسکو ہے خیر الوریٰ سے
نہیں ہے دور وہ بندہ خدا سے

کھلیں کلیاں مرادِ مدح خواں کی
ترے دامانِ رحمت کی ہوا سے

کیا تعمیل حضرتؐ کا ہر ارشاد
قدر نے متفق ہو کر قضا سے

ید بیضا یہ رکھتا ہے ارادہ
ملے آنکھیں تمہارے نقشِ پا سے

مٹے کیا آہ سے داغ محبت
چراغ طور کیا گل ہو ہوا سے

ہوا ہے اور نہ ہوگا مثلِ احمدؐ
نمانیں پوچھہ لیں منکر خدا سے

کبھی جوبن گلستانِ جہاں کا
نہ نکھرا دشتِ طیبہ کی فضا سے

چمک برقِ تجلے نے اوڑا لی
تمہارے خندہ دندانِ نما سے

خضابِ شہ کے مضموں کیوں نہ مہکیں
لیے یہ پہول ہیں عطرِ حنا سے

تڑپ کر رہ گیا وہ ناتمہ بسمل
چلے وہ تیغِ ابرو اس ادا سے

تری گیسو کی الفت نے بچایا
شبِ غم کی مجھے کالی بلا سے

ملے فضل خدا سے ہم کو رضواں
ثمر مقصد کے نخل مدعا سے

قدم اوکھڑے ہوئے ہیں جلد آؤ یارسول اللہ
گرا جاتا ہوں دوزخ میں بچاؤ یارسول اللہ

جو تم بیڑا شفاعت کا اوٹھاؤ یارسول اللہ
ابھی سارے جہاں کو بخشواؤ یارسول اللہ

رہا جاتا ہے میدان شفاعت اور تھوڑا سا
عنان توسن ہمت اوٹھاؤ یارسول اللہ

قم عیسیٰ سے زندہ ہو نہیں سکتا مرا مردہ
بھلا تم ہی تو اک ٹھوکر لگاؤ یارسول اللہ

نہ والی ہے نہ وارث ہے کوئی بھی ہم غریبوں کا
گنہگاروں کے اوپر رحم کھاؤ یارسول اللہ

پھنسی ہے کب سے گرداب مصیبت میں کناری پر
لگاؤ کشتیٔ امت لگاؤ یارسول اللہ

سجا لی محفل میلاد ہے کس دھوم سے ہم نے
ذرا تم ہی تو آکر دیکھ جاؤ یارسول اللہ

مرا دل تیغ جور آسماں سے ٹکڑے ٹکڑے ہے
نگاہ لطف کا مرہم لگاؤ یارسول اللہ

پھریگا در بدر ہندوستاں میں کب تلک رضواں
بس اب اپنی حضوری میں بلاؤ یارسول اللہ

فصل بہار عشق رسالت مآب ہے
ہر پھول داغ دل کا مرے انتخاب ہے

دست کرم نزادہ برستا سحاب ہے
چھینٹوں سے جسکے بحر رواں آب آب ہے

جس پر نگاہ لطف رسالت مآب ہے
اللہ کے خاص بندوں میں وہ انتخاب ہے

جوش گنہ سے دیدۂ تر آب آب ہے
اندھیری چھا رہی ہے برستا سحاب ہے

اے بحر تیری موجوں میں کیوں اضطراب ہے
واکس کے انتظار میں چشم حباب ہے

دل داغ داغ عشق رسالت مآب ہے
طاؤس بے بدل ہے چمن انتخاب ہے

لیچل بھی اے جنوں مجھے وحشت مدینہ کو
ہندوستاں میں مری مٹی خراب ہے

سوز فراق شہ کی جو پھونکا ہے تن بدن
پانی چھڑک رہی مری چشم پرآب ہے

یاد رخ نبی نے بسایا مشام دل
آنسو نہیں ٹپکتے ہیں عطر گلاب ہے

دندان شاہ بزم تجلی کے تارے ہیں
سلک گہر میں ایسی کہاں آب و تاب ہے

ذکر فراق شاہ سے آتی ہے بوئے خوں
گرمی وہ ہے کہ طائر مضموں کباب ہے

میرے گناہوں کی یہیں مجھکو سزا ملی
ہجر نبی سے بڑھ کے کوئی اب عذاب ہے

آنکھوں میں پھر رہا ہے مدینہ حضور کا
ہاتھوں اوچھل رہا دل خانہ خراب ہے

کس بل کا کسکی گیسوؤں کی جوڑ چل گیا
سنبل تو سچ بتا تجھے کیوں پیچ وتاب ہی

ای خضر شوق تو ہی دکھا منزل حرم
بھولے ہوئے کو راہ بتانا صواب ہی

برق نظر سے تیز ہے توسن حضور کا
چشم پری سے شوخی میں بڑھ کر رکاب ہی

رضواں سنا کے ہمنے شہ دیں کو یہ غزل
حسّانِ ہند پایا صلہ میں خطاب ہے

واعظو کسکو کہا کرتے ہو محشر ہونا
ہی قیامت دل بیتاب کا مضطر ہونا

حشر محشر کا ہے مخلوق کے سر پر ہونا
سائباں بڑھ کے تو ای دامن سرور ہونا

راہ یثرب میں ہمیں خضر کی حاجت کیا ہی
شوق کامل کا فقط چاہئے رہبر ہونا

ابر نے خاک اوڑایا مری چشم تر کا
برق کو دل نے سکھایا مرے مضطر ہونا

لاکھ ہوں آدمؑ و عیسےٰؑ کو مراتب حاصل
غیر ممکن ہے محمدؐ کے برابر ہونا

میری بیتابی کی حضرت کو خبر پہونچانے
طائر رنگ تو نے اوڑ کے کبوتر ہونا

تیرے دندان مصفا کی جھلک نے شاہا
قطرۂ آب کو سکھلا دیا گوہر ہونا

آئینہ دیکھتا کیوں نقش قدم کا نہ ترے
میری تقدیر میں لکھا تھا سکندر ہونا

سر اوٹھانا نہ غلامان نبیؐ کے آگے
کہیں پامال نہ ای فتنۂ محشر ہونا

ہاں اوسی برق تجلے کا ہوں میں بھی کشتہ
جسنے سیماب کو سکھلایا ہے مضطر ہونا

محضر مغفرت خلق یہ عصیاں سمجھو
واغ ہائے غم احمدؐ کا دلوں پر ہونا

ہاتھ آئے لب جاں بخش نبیؐ کے مضموں
تھا مسیحا سے ملاقات کا بہتر ہونا

ورنہ رہ جاؤنگا میں بھی ہوں قیامت میں فدا
مہرباں مجھپہ بھی اے شافع محشر ہونا

کرتے فقروں سے نہیں کام نکلتا رضواں
چاہیے تیغ زباں میں کوئی جوہر ہونا

شوق لقائے کعبۂ دیں میں مزا ہوا
تڑپا جو دل تو طائر قبلہ نما ہوا

ہی باغ وصف شہ میں نیا گل کھلا ہوا
خامہ ہے سرخ - لال ہے یا بولتا ہوا

دل یوں ہے جستجو سے مدینہ میں بیقرار
جیسے پھرے کسی کو کوئی ڈھونڈتا ہوا

خانہ فروز دل ہو بس ای داغ عشق شاہ
مدت سے بیچراغ یہ گھر ہے پڑا ہوا

گو ہوں ضعیف پر ہوس نعت کیوں مٹے
میں گھٹ گیا پہ دل تو مرا ہے بڑھا ہوا

اے محصر لطف ذرہ نوازی کا وقت ہے
میں خاک پر ہوں سایہ کی صورت پڑا ہوا

دل میں خیال ہے عرق روی شاہ کا
عطر گلاب سر پہ ہے شیشہ بھرا ہوا

حاسد اوٹھا تھا بزم میں تو اوسکو ملیں درد
تعظیم مدح خواں کیلئے اوٹھ کھڑا ہوا

جز حق کے آپ غیر کو کسطرح دیکھتے
مازاغ کا تھا آنکھ میں سرمہ لگا ہوا

بخشی سعادت آپ کی گیسو کی یاد نے
چھایا دھواں جو آہ کا ظل ہما ہوا

غصہ میں تیغ اوٹھائی تھی جسنے امام پر
مریخ پھر رہا تھا اوسے گھورتا ہوا

باندھا تو آپ کے لب شیریں کو دل نے قند
جب میٹھا میٹھا درد اوٹھا تب مزا ہوا

لے چل مجھے بھگا کے مدینہ کو ہند سے
اے جذب شوق اچھلتا ہوا ڈوبتا ہوا

اے خضر کھائیں جب رہ مولیٰ میں ٹھوکریں
میں کیا کہوں کہ کیا مجھے حاصل مزا ہوا

رضواں قدم اوٹھا کہ بڑی دیر سے ترا
تکتا ہے راستہ در رحمت کھلا ہوا

زخم غم احمد دل حیراں میں لگے ہیں
آئینے جلوہ خانۂ یزداں میں لگے ہیں

جو دل کہ تری وصل کے ارماں میں لگے ہیں
غنچے ہیں کہ حسرت کے گلستاں میں لگے ہیں

آتی ہے صدا روضۂ محبوب خدا سے
ہم مغفرت خلق کے ساماں میں لگے ہیں

ہر دن نئی نعمت مجھے ملتی ہے حرم میں
خدام نبی خاطر مہماں میں لگے ہیں

اوس خط سیہ پر نہیں بکھرے ہوئے گیسو
سنبل کے چمن تختۂ ریحاں میں لگے ہیں

مضمون جو پیچ پیچ گئے تجھ سے وصف مژہ سے
نشتر وہی بن بن کے رگ جاں میں لگے ہیں

خورشید قمر پر ہے عبث ناز جہاں کو
دو داغ دل گنبد گرداں میں لگے ہیں

شادابی میں سدرہ ہیں تو سرسبزی میں طوبے
جو نخل مدینہ کے بیاباں میں لگے ہیں

حسرت میں مدینہ کی جو مر گئے بسمل
کیا زہر کے پھل خنجر حرماں میں لگے ہیں

مضمون ہیں ہنستے ہوئے اخلاق نبی کے
بیلوٹے قلم فکر کے گلداں میں لگے ہیں

مصروف مدینہ کے ہیں اسباب سفر میں
جب دیکھیے بس ہم اسی ساماں میں لگے ہیں

کہتا تو ہیں ذرہ در پر نور کا اوس کو
کالک کے سے دھبے مہ تاباں میں لگے ہیں

ہیں ابر کرم کے ترے نایاب شگوفے
پھر پھول یہ بوٹے جو گلستاں میں لگے ہیں

داغ غم احمد ہیں میرے دل میں چمکتے
کیا سرخ کنول انجمن جاں میں لگے ہیں

تشبیہ تو دوں اوس لب رنگیں سے مگر کیا
سرخاب کے پر لعل بدخشاں میں لگے ہیں

ای تیر غم شاہ سنبھلنا ہوا چلنا
ٹکڑے مری دل کے تری پیکاں میں لگے ہیں

ملاح نکلتے ہی نہیں دشت حرم سے
دل بلبلوں کی سیر گلستاں میں لگی ہیں

ہے نام اونہیں کا گل فردوس تماشا
بوٹے جو عبائے شہ ذیشاں میں لگی ہیں

رکھ لینے کو محشر میں گنہگار و نکا پردہ
پردے شہ کونین کی ایواں میں لگی ہیں

اولے سے خذف پارہ ہیں صحرائے حرم کے
جو لعل و گہر تاج سلیماں میں لگی ہیں

وصف لب اقدس میں ملی قد کے مضامیں
طوبیٰ لئے شجر چشمۂ حیواں میں لگی ہیں

اک جست میں کیوں جنت سدرہ کو نہ اولانگھ جائے
پر حور کے اسپ شہ ذیشاں میں لگی ہیں

ہوتی رخ و گیسوے شہ دیں کی زیارت
یہ داغ دل گبر و مسلماں میں لگے ہیں

اب حالت رضوان ثنا خواں نہیں اچھی
پر چے یہ حضور شہ ذیشاں میں لگے ہیں

مل گیا ہے سرمۂ خاک مدینہ اندلوں
دور ہیں سے دور بیں ہے چشم بینا اندلوں

بزم نعت شہ کا پھر آیا مہینا اندلوں
گنج معنی بن گیا پھر اپنا سینہ اندلوں

ناخدا ہے لطف سلطان مدینہ اندلوں
بحر غم سے پار ہے اپنا سفینہ اندلوں

عید معراج نبیؐ کے جلسے پھر ہونے لگے
پھر رجب کا دھوم سے آیا مہینا اندلوں

عطر نرگس میں ہی دامان نظر ڈوبا ہوا
یاد آیا کس کی آنکھوں کا پسینہ اندلوں

ساقی تسنیم و کوثر کے شراب شوق سے
ہے لبالب اپنے دل کا آبگینہ اندلوں

شوق روضہ میں نہیں چکر زنان پہلو میں دل
سیکھتا ہے گرد پھرنے کا قرینہ اندلوں

گُدگُدایا پھر دل مغموم وحشت نے مرا
یاد پھر آیا ہے مجھے وحشت مدینہ اندلوں

مصحف روئے نبیؐ کا رہتا ہے ذکر شریف
ہوتا ہے بزم فصاحت میں شبینہ اندلوں

دیکھتا ہے بزم وصف حسن احمدؐ کے جلوس
کھول کر آئینۂ دل چشم بینا اندلوں

تشنگی شوق پھر کعبہ کی جانب لیچلی
آب زمزم کا پھر آیا یاد پینا اندلوں

تیغ غم نے سیڑھیاں عشاق کو سر کی خنجر
رکھتا ہی بام محبت طرفہ زینہ اندلوں

کندہ کر کے نام تیرا بولا حکاک ازل
کیا مستجل ہے نبوت کا نگینہ اندلوں

کیا تعجب ہو رچہ دشمن سی رضواں چھین سکے

ہیں مدد پر اوسکی سلطانؐ مدینہ انزلوں

دکھائیں آپ اگر بہت قع اوٹھا کر روی روشن کو
بجھا دیں ایک جلوہ میں چراغ بزم ایمن کو

وہ عالی درجے پائیں ہیں شہنشاہ رسالتؐ نے
جھکاتی ہیں تری تسلیم ساتوں چرخ گردوں کو

یہی سایہ کریگا گرمی خورشید محشر میں
بھلا کسطرح عاصی چھوڑ دیں حضرتؐ کی دامنکو

گلوں کو تاج زر بخشا ترے سر سبز چہرہ نے
ہری خلعت قد موزوں کی دی شمشاد گلشن کو

وہ بلبل ہوں کہ ہے وصف قد عالی مرا نغمہ
الٰہی شاخ طوبی چاہئے میرے نشیمن کو

بنا کر ور مری نالے مجھے پہونچائیں یثرب میں
جو سدّرا اہ کر دیں آسماں دیوار آہن کو

وہ رشک گلشن فردوس قصر شاہ والا ہے
کہ حوریں صاف کرتیں اپنی زلفوں سے ہیں آنگن کو

اوتار اے دستگیر بیکساں گٹھری گناہوں کی
جھکائے دیتا ہے بار ندامت میری گردن کو

تصور میں لب جان بخش کے دن رات روتا ہوں
ابھی کوثر رواں ہوکر نچوڑوں اپنے دامن کو

ملک لائے اگر مرقد میں تصویر رسول اللہؐ
کریگی رقص میّت وجد آجائیگا مدفن کو

کروں گلریزیاں گر روضۂ عالی کی مدحت میں
خجل ہر صفحۂ دیواں کرے گلچیں کے دامن کو

کیا بے آبرو اونکو نہ جب دندان احمدؐ نے
تو موتی یہ موتیوں کی کیوں لیا دریا کی دامنکو

اگر موت آئی رضواں ہمکو صحرائے مدینہ میں
ملک سرمہ بنائینگے ہماری خاک مدفن کو

بندھا شفاعت احمدؐ کا جب خیال مجھے
رہا نہ خوف قیامت نے پھر ملال مجھے

نحیف ہجر نبیؐ نے کیا کمال مجھے
گرا گرا تو لی اے بیکسی سنبھال مجھے

جو لیچلا ترے در تک ترا خیال مجھے
عروج بخت پکارا ملا کمال مجھے

نسیم لطف نبیؐ کا جو چل گیا جھونکا
ہنسا گئی پھول کی صورت کیا نہال مجھے

یہ حبّ خسرو دیں کہتی ہے مری دل سے
کہ میں ہوں دولت عقبٰے نہیں زوال مجھے

جو پاؤ چشم نبیؐ میں میں خاک ہو جاتا
سمجھتے اہل نظر سرمۂ کمال مجھے

مرے گناہوں کی جھونکا ہی تھا جہنم میں
بچا لیا تری رحمت نے بال بال مجھے

کیا یہ داغ غم شاہ نے وہ سورج ہوں
کہ دوپہر کو بھی ہوتا نہیں زوال مجھے

وہ خاک ہوں کہ ابھی میں زمین گل بنجاؤں
جو مثل سبزہ کریں آپ پائمال مجھے

عروس جوہر معنی کی کھینچ کر تصویر
دکھاتا ہے مرا آئینہ کمال مجھے

امید توڑ دوں میں واعظ خدا کی رحمت سے
نہیں نہیں کبھی ایسا نہیں خیال مجھے

ترقی کبھی ہے یہ بخت مدح خواں کے تری
ہیں وہ عروج ہوں ہرگز نہیں زوال مجھے

پکار ہی رحمت حق جا تری دہائی ہے
ہوا جو اپنے گناہوں پر انفعال مجھے

ہر عقدہ ناخن لطف حضور نے کھولا
وہ آج سہل ہے کل تک جو تھا محال مجھے

چلا جو دل سے تو آنکھوں میں دی جگہ میں نے
خیال دوست کا ایسا رہا خیال مجھے

چمک کی ابروئے شہ شاعر و لنسی کہتا ہے
گناہ ہے کہیں کہنا نہ تم ہلال مجھے

خرام اسپ شہ دیں پہ ہوں میں وارفتہ
عبث دکھاتے ہیں طاؤس و کبک چال مجھے

جو لینا چاہا ترا نام تو دہن نے کہا
کہ پہلے باوضو تسلیم سے کھنگال مجھے

نصیب بلبل جنت کو بھی نہیں رضواں
وہ فیض نعت کی بخشی ہے بول چال مجھے

تیری مضمون چشم سرمہ سا کو گدگدایا ہے
قلم کی فتنہ خوابیدہ محشر جگایا ہے

جلال شاہ دیں کا حال جب لکھنے میں آیا ہے
قلم بہکا سیاہی پھیلی کاغذ تھرایا ہے

نہیں شجرف سی کلک ثنا خواں کی زباں تکبر
نیا مضمون بتلاؤں قلم کی بان کہا یا ہے

چلی باد حوادث کیا مری کشت تمنا پر
رسول اللہ کے ابر کرم کا آسیہ سایا ہے

شب تار ضلالت کی ہوئیں کافور تاریکی
حبیب کبریا شمع ہدایت لیکر آیا ہے

گئی جب جسم سے جاں تب ہوا دیدار حضرت کا
بہ لقدر آرزو ہیئت بہت کچھ کھو کر پایا ہے

خداوندا رسول اللہ کی جلد ہی زیارت ہو
دل مشتاق کی میری مجھے بیڈہب ستایا ہے

پس مردن بھی ہیں صدیق اونکے ساتھ حجرہ میں
تبھی تو ثانی اثنین اذ ہما فی الغار آیا ہے

سیا بھی اور جدا ہو سکے نہیں عہد نبوت میں
سمٹ کر رہ گیا اوس قامت موزوں کا سایہ ہے

لپیٹے مونہ کو میں چپکا پڑا رہتا ہوں بستر پر
فراق شہ نے جیتی جی مجھے مردہ بنایا ہے

دہواں آہوں کا مشتاق نبی کو جیسے دامن میں
فلک کی دیدہ مہتاب میں سرمہ لگایا ہے

مدد اے دستگیر بیکساں میری بھی فرمانا
گرانبار معاصی کی مرا شانہ دبایا ہے

نہ آئی دیکھنے میں جلوہ شان خدا کیا کیا
غبار روضۂ انور جب آنکھوں میں لگایا ہے

بھلا سایہ کا بھی سایہ کہیں ہوتا ہے یا حضرت
تمہارا قامت پر نور خود اللہ کا سایہ ہے

کسی حالت میں کیونکر ترک ہو شغل ثنا رضواں

اسکے واسطے اللہ نے ہمکو بنایا ہے

دم الفت احمد میں نکل جائے تو اچھا
ساتھ اپنے بھی حسن عمل جائے تو اچھا

دل الفت محمد میں بہل جائے تو اچھا
بیمار پہ نسخہ بھی چل جائے تو اچھا

اے تیغ زباں معرکۂ نعت نبی میں
بی روک جو لو صاف نکل جائے تو اچھا

آئی بھی قیامت کہیں ہو بھی چکو دیدار
ہر روز کی یہ لیت و لعل جائے تو اچھا

مدفن جسے درکار ہو یثرب کی زمیں پر
مرنے سے جو وہ پہلے پہل جائے تو اچھا

ہیں بخشتے مداح سے مرقد میں نکیرین
چلتا ہوا فقرا کوئی چل جائے تو اچھا

جاتا ہے مدینہ کو زیارت کا جو مشتاق
اس راہ میں آنکھوں کے بل جائے تو اچھا

مرقد میں بھی روشن رہے داغ غم الفت
جلتا ہوا ساتھ اپنے کنول جائے تو اچھا

ڈالا ہے نگاہوں سے مجھے خلق نے یارب
رحمت تری - آنکھیں نہ بدل جائے تو اچھا

وہ شعلۂ دیدار گرا بھی چمکی تجلی
خرمن مری ناکامی کا جل جائے تو اچھا

ظل در اقدس میں ہے کسب سعادت
ہر ہفتہ سنیچر کو زحل جائے تو اچھا

اے دل صفت گیسوئے سرور رکا ہو پابند
ہر تارہ بلا سر سے جو ٹل جائے تو اچھا

گرمی سے لئے مجھے خوف قیامت کی ہے پہونچا
رحمت تری پنکھا ذرا جھل جائے تو اچھا

شانہ صفت پنجۂ مژگاں کا سنوارے
بل گیسوئے مقصد کا نکل جائے تو اچھا

ہر صبح پڑھیں گے در اقدس پہ ملائک
رضواں یہ مدینہ کو غزل جائے تو اچھا

سبکی کی اوسے حاجت ہی کیا ہے
چلن اوسکا ہے جو سکہ کھرا ہے

زباں تیغ ظفر جوہر نما ہے
زمین شعر پر قبضہ مرا ہے

لب جاں بخش نے کیا کہہ دیا ہے
کہ مردہ اوٹھ کے کلمہ پڑھ رہا ہے

شب معراج میں یہ غل مچا ہے
تری مرکب نے میداں لے لیا ہے

بگولا سرکشوں سے کہہ رہا ہے
اوٹھایا جسنے سر وہ گر گیا ہے

رخ و ابرو ترا بتلاؤں کیا ہے
یہ کعبہ ہے وہ محراب دعا ہے

چلی جب لطف احمد کی ہوا ہے
مرا گلزار مقصد ہنس پڑا ہے

یہہ جسکا نام طوفاں رکھہ دیا ہے
ہماری چشم تر کا ماجرا ہے

حباب اوبھرا ہوا یہہ کہہ رہا ہے | طلسم زندگی موج فنا ہے
پریشاں کسلئے چلتی ہوا ہے | تری گیسو کا سودا ہوگیا ہے
تو جس کشتی کا شاہا ناخدا ہے | اوسے گرداب غم کا خوف کیا ہے
قیامت سی مری ڈرتی بلا ہے | مرا آقا حبیب کبریا ہے
اکیلے آپ پہونچے لامکاں تک | بھر کسکا دل یہہ کسکا حوصلہ ہے
اگر یوسفؑ ہیں مشغول زلیخا ؎ | تعالی اللہ تو محبوب خدا ہے
نہیں بادل گرجتا ہی فلک پر | تری رحمت کا ڈنکا بج رہا ہے
دیا چھینٹا ترے ابر کرم نے | نہال آرزو پھولا پھلا ہے
گنہ سمت جہنم لے چلے تھے | شفاعت نے مگر ٹھہرالیا ہے
ترے گیسو کی بو ہے عطر سنبل | اگر مشک ختن کہدوں خطا ہے
تری تابع ہیں سب علوی و سفلی | ترے زیر نگیں ارض و سما ہے
کھلا نکتہ نہ میم احمدی کا | خدا جانے کہ اسمیں بھید کیا ہے
نہیں تجھسا سخی دونوں جہاں میں | لب صد قد سے حاتم کہہ رہا ہے
غم ابروے شہ میں داغ الفت | چراغ طاق محراب دعا ہے
نہیں گل تجھسا گلزار جہاں میں | یہہ نغمہ بلبل توحید کا ہے
نکر مایوس رحمت ہمکو واعظ ؎ | خدا لاتقنطوا فرما چکا ہے

پڑھی رضواں غزل کیا خوب تونے
فرشتوں کی زباں پر مرحبا ہے

سمجھکے دیکھو ذرا اسے لحد فشار مجھے | ابو تراب کا کہتے ہیں خاکسار مجھے
ستائیں گے لحد تیرہ میں جو مار مجھے | بچائیں گے ترے گیسوے تابدار مجھے
مثال ناقہ جو دوں زلف کعبہ دیں سے | تو سجدہ کرنے لگیں آہوے تتار مجھے
شمیم گل کا تقاضا ہے ہر سحر مجھپر | کہ لکھہ دے خلق محمدؐ کا پیشکار مجھے
چھٹے ہے راہ حرم ہوں کدہر چلا جاتا | پکار رہنمائے جہاں پکار مجھے
نہ دی حضور کے روضہ کو باغ سے تشبیہ | مغالطے دیئے بلبل نے گو ہزار مجھے
ازل میں کہتے تھے حق سی یہ حضرت موسیٰؑ | بنا ہو ورد احمدؐ کا جو بدار مجھے

یہ بوٹا بوٹا ہے باغِ مدینہ کا کہتا
وہ خاک ہوں جو تمکوں گارہ مدینہ میں
بنائیں غازہ نکیوں حوریں خاک کا میرے
ملی جو تم تو خدا کی قسم ابھی کھالوں

خدا نے بخشی ہے کیا بیخزاں بہار مجھے
کہ رکھی دوش پہ اپنے ہوا سوار مجھے
رہ نبی کا خدا نے کیا غبار مجھے
یہ زیست ہجر نبی میں ہے ناگوار مجھے

ہوں خانہ زاد شہ عرش آستاں رضواں
کہیں نہ اہل زمیں کیوں فلک وقار مجھے

فدا جو شخص محبوب الٰہی پہ نہیں دل سے
رخ رنگین کے مضمون ثنا ہیں پوچھتے دل سے
بڑی ہی وقت سی کہانی ربط ہی حب نبی دکسی
بجائی کر پپیہا کوئی بنوا کر مری گل سے
جو ہو آلودہ دنیا وہ پہونچے کیا مدینہ میں
مے حب نبی کی کوئی کیفیت کو کیا جانے
حساب آئینگے کشتی بنکے موجیں نا خدا ہونگی
مرید عشق گیسوے نبی کیا آجکل سے ہیں
شمار داغہائے ہجر شہ عاشق سمجھتے ہیں
نظر آئی جمال مہر یثرب ذرہ ذرہ میں
شہیدان محبت کوچۂ عشق شہ دیں میں
کہیں جاتا ہے جسدم جلد گھبرا کر پلٹتا ہے
عیوب تن چھپے اور ٹکر پڑے جب خاک یثرب کی
معما حل کرینگے میم احمد کا یہ جی میں ہے
نہیں ہے حب احمد نہ ہو دولت عبث سی خدا ملتا

مسلماں ہے مگر محروم ہے ایمان کامل سے
گلستاں آجکل پڑھتے ہیں ہم استاد کامل سے
او نترلی ہے پریخواں یہ پری شیشہ میں مشکل سے
صدائے یا نبی اللہ نکلے پردۂ دل سے
یہ طے ہو منزل دشوار کیونکر پای در گل سے
مزا اسمیں جو ملتا ہے کوئی پوچھے مرے دل سے
عبور بحر جا پہنچینگے اگر مداح ساحل سے
ازل سے مومنوں کا سلسلہ ہے اس سلاسل سے
مصندس بے خبر ہے اس حساب دوست و دل سے
اوٹھائے پردۂ غفلت اگر تو دیدۂ دل سے
پڑے رہتے ہیں زخمی سے پہرا کرتے ہیں بسمل سے
یہ الفت ہے خیال شہ کو میرے خانۂ دل سے
مکاں بدزیب بھی لو کا رہو جاتا ہے کہگل سے
ملاقات اسکے ہوگی گر کسی دانائے کامل سے
ہوا ثابت یہ ارشاد جناب مرشد دل سے

لقب پایا وفق ہے رضواں ہماری جد امجد کا
کوئی کیا ہوگا جیسے ہم ہیں واقف حق و باطل سے

شمس و قمر نے پایا ہے تیرا جمال کب
کھلتا ہے عقدہ کمر بے مثال کب

خضر و مسیح میں ہے تری بول چال کب
رکھتا ہے اعتبار خیال محال کب

مدنظر رہا نہ رخ بے مثال کب ۞ | آ آگیا نہ وجد میں اپنا خیال کب
آئی نہ یاد چشم شہ خوش جمال کب | دل چھین لیگیا نہ مرا یہ غزال کب
بی حکم مصطفیٰ جو چلے لوح پر قلم ۞ | واللہ یہ قضا و قدر کی مجال کب
بجز جہاں میں کب سر نخوت کیا بلند | اوبھرے حباب کی طرح اہل کمال کب
وصف لب حضورؐ میں اپنے دہن کو ہم | لیتے نہیں ہیں آب بقا سے کھنگال کب
سرمہ کی طرح پس کہتے ہیں آنکھوں میں سب کی گھر | ہوتے ہیں خاکسار ترے پائمال کب
رونے میں یاد آئے نہ ابروئے شاہ کیوں | پانی میں دیکھتے نہیں انساں ہلال کب
اسفل سے عالی ڈرتے ہیں شطرنج دہر میں | فرزیں کو مارتی نہیں پیادہ کی چال کب
داماں برق طور بھی پنکھا جھلا کرے | آتی ہیں ہوش میں ترے محو جمال کب
ہے دستگیر خلق ترا نام یا نبیؐ ۞ ۞ | لیتا نہیں بچہ گرتے ہوؤں کو سنبھال کب
ہوں مردہ دل پڑا ہوا مدت سے یا نبی | بولو او ہینگے ترے لب معجز خصال کب
ای داغ ہجر شاہ جلائیگا کب تلک | ای آفتاب غم تجھے ہوگا زوال کب ۞
ہنگام وصف حلۂ خضرا کب آئے گا | بدلیگی سبز جامہ عروس خیال کب
جز ابروان ناصیۂ صاف مصطفیٰ | دیکھے کسی نے ایک جگہ دو ہلال کب
جب تک نہ وا انا خاک نشینی کرے پسند | گلزار کائنات میں ہوگا نہال کب
خالی نہیں ہے رنج سے شفقت کمینہ کی | گرتی نہیں ہیں جسم میں کمّل کی بال کب
کیا سر بلند کو کرے عاجز ہوا ہے دہر | سبزہ ہوا فلک کا بھلا پائمال کب
روز ازل سے فرو غلامان شاہ میں | چہرہ نہیں رہا ہے ہمارا بحال کب
مداح تیرے گیسوئے عنبر نثار کے | بچ جاتے دام غم سے نہیں بال بال کب
جب روضۂ حبیبؐ خدا میں گذر ہوا | ڈوبی نہ عطر گل میں عروس خیال کب
ثانی نہیں حبیبؐ خدا کا جہان میں | یوسفؑ سی سیکڑوں نہوئی خوش جمال کب
مضمون قامت شہ دیں کی تلاش میں | پہونچا نہ عرش پر مرا پیک خیال کب

رضواں ہماری صولت جوہر کو دیکھ کر
اوڑ اوڑ گیا نہ رنگ رخ بدسگال کب

آتا نہیں کیوں صاحب پاس سے مدینہ | تقدیر پہ کیوں اپنی نہ اترائے مدینہ

ذرّوں کو ذرا اپنے جو چمکائے مدینہ | تارے فلکِ عرش کو دکھلائے مدینہ
تب بات ہے اے عاشقِ شیدائے مدینہ | رگ رگ میں سما جائے تو لائے مدینہ
عشاق نوازی پر اگر آئے مدینہ | جاں بن کے مرے دلمیں سما جائے مدینہ
دیوانۂ لیلےٰ نہیں شیدائے مدینہ | ای قیس مرا نجد ہے صحرائے مدینہ
ہیں مردمِ دیدہ کی نگاہوں نے بلائیں | دیکھا مری آنکھوں نے جو صحرائے مدینہ
وہ سازِ محبت ہوں جو بھرتا ہوں ہوا میں | بول اوٹھتا ہے ہر تارِ نفس ہائے مدینہ
ای وحشت دل میں ترے صدقے ترے قرباں | پھر اپنے دکھا لا مجھے صحرائے مدینہ
واللہ میں دنیا ہی میں کہلاؤں بہشتی | اللہ جو کر دے مجھے سقائے مدینہ
محروم رہی جلوۂ نیرنگ ازل سے | جس آنکھ نے دیکھا نہ تماشائے مدینہ
ہیں عیسےٰ مریم ابھی تک چوتھے فلک پر | بیمار قدم بوس مسیحائے مدینہ
مصری بھی جو چکھ لیں تو نہ بات اونسے بن آئے | وہ قند کی ڈلی ہیں یہ خرمائے مدینہ
مشتاق رہے مشق تصور کا جو انساں | جس سمت اوٹھے آنکھ نظر آئے مدینہ
بھولا بشریت سے درِ شاہ کا رستہ | لینا خبر اے خضر تو لائے مدینہ
دوزخ کو غلام آپکا یہ جا کے نہ پائے | اچھے مرے آقا مرے مولائے مدینہ
پہونچاتی ہیں کانٹے ہی پہ راہ نہیں خضر ہٹا کر | تھک جاتی ہیں جب راہ میں جو پائے مدینہ
اوٹھتے ہیں بگولے کہ یہ عشاق کی مٹی | اس دھن میں ہے بادیہ پیمائے مدینہ
کر دیتی ہے خنداں دلِ مغموم کو غنچے | جب چلتی ہے بادِ طرب افزائے مدینہ
آخر تو ہے خلوت کدہ محبوبِ خدا کا | ٹھہری جو مرا دل تو ٹھہر جائے مدینہ
دشوار نہیں گلشن فردوس کا رستہ | رہبر ہو اگر خضر تولائے مدینہ
پریوں کو چھلاوہ مری چھل بل نے سکھایا | کہتا ہے یہ ہر آہوئے صحرائے مدینہ
آئینہ نایاب ہے روشن نفسوں کا | نقشِ کفِ پائے شہِ والائے مدینہ
گیسو کی طرح دل مرا رہتا ہے پریشاں | چمکا ہوا ہے اندلوں سودائے مدینہ

محبوبِ الٰہی کا ہوں مدّاح میں رضواں
اقلیمِ سخن ہے مری صحرائے مدینہ

جلوۂ مہرِ حجازی سے مجھے حاصل ہوا | میری قسمت کا ستارہ مہِ کامل ہوا

کھل گئی آئینۂ شمس و قمر کی قلعی
کوئی ذرّوں سے مدینہ کے مقابل نہوا
پھر مریض تپ ہجراں کو شفا کیا ہوتی
جب ترا شربت دیدار ہی حاصل نہوا
یہی افسوس ہے ای ناقہ سوار مدنی
مرے ہاتھوں میں ترا پایۂ محمل نہوا
در احمدؐ سے جو اوٹھا کسی در پہ اوسکو
بیٹھنا کس کا کھڑا ہونا بھی حاصل نہوا
بہ لب گور سے دارا کے صدا آتی ہے
دار بالوں میں ہیں کیوں آپکے شامل نہوا
ہمسری قامت احمدؐ سے نکرتا طوبےٰ
سرو کو کوئی ثمر دیکھ سے لے حاصل نہوا
کوئی گلدستۂ گلہائے جناں بھی شایاں
آپ کی نقش کف پا سے مقابل نہوا
نعمت دیں نہ ملی دولت دنیا نہ ملی
منکروں کو ترے کچھ بھی کہیں حاصل نہوا
حق اوسیکا ہے تری دولت دیدار ہی دو
جو کسی وقت تری یاد سے غافل نہوا
رشک آتا ہے یہی ای شرف لولاکی
کفش برداروں میں حضرت کے میں داخل نہوا
نقطۂ جیم جمال اوسکو سمجھتے یوسف
حیف ترے رخ روشن پہ کوئی تل نہوا
جسنے صحرائے مدینہ کی بہاریں دیکھیں
باغ جنت کا وہ اللہ سے سائل نہوا
ظلم پر ظلم کئے جاتے ہیں اعدا آپ کی
میرا انصاف ابھی تک شہ عادل نہوا

لیلیٰ جسکو مدینہ میں نہ قسمت رضواں
پھر غلط کیا ہے کہ جنت میں وہ داخل نہوا

آفتاب ذات احمدؐ جلوہ افگن ہوگیا
ذرّہ ذرّہ عالم ایجاد روشن ہوگیا
وصف پیشانی احمدؐ رنگ ورد روشن ہوگیا
اب مری قسمت کا تارا خوب روشن ہوگیا
ختم دل کا مرثیہ ہی فریاد و شیون ہوگیا
ریل چلتی رک گئے خاموش انجن ہوگیا
ہمسری کا اوس قد موزوں سے دعویٰ کرتا تھا
تو جبھی لو بل ثمرا سے سرو گلشن ہوگیا
دھوپ لی مہر قیامت کو ستایا جب مجھے
بڑھ چلی چھتری رحمت عالم کا دامن ہوگیا
دیکھ کر آئینہ اوس برق تجلی کی چمک
چشم شوق حضرت موسیٰ کی چتون ہوگیا
چشم معجز نے یہ کس کی سحر باطل کر دیا
اب وہ دعویٰ کیا بنان سامری فن ہوگیا
آب زمزم سے اسی چلکر کہنگالیں جیب بھی
گرد غم سے بسکہ میلا جامۂ تن ہوگیا
یاد کر کے جب گل عارض ترا چلا اوٹھا
نغمۂ بلبل دل مضطر کا شیون ہوگیا
اسقدر ہم نے گل نظارہ رو خدیجۂ چنے
سارا داماں نظر گلچیں کا دامن ہوگیا

بندھ گیا جس رات اوس برق تجلی کا خیال　　داغ دل بڑھ کر چراغ بزم ایمن ہو گیا
طائر دل زائروں کی پہلی پرتول کر　　بڑھ رجب اوس روضۂ اقدس کا آنگن ہو گیا
نغمۂ دلکش سنے دل نے ہزاروں بحر میں　　پیہو پیہو اپنا بجتے بجتے ارگن ہو گیا
اے ابر کرم چھینٹا کوئی رحمت کا دکھ　　نذر برق ہجر سب ہستی کا خرمن ہو گیا
جب اوڑا میدان نعت شاہ والا کا غبار　　شاہد فکر رسا کے موںھ کو ابٹن ہو گیا

روضۂ اقدس کے آنگن میں ہوا مرکر جو دفن
تختہ تختہ مرقد رضواں کا گلشن ہو گیا

ہیں وہ محبوب خدا عرش ہے مسکن اونکا　　باغ جنت بھی اک ادنی سا ہے گلشن اونکا
جو ہیں احباب نبی خلد ہے مسکن اونکا　　درک اسفل ہے جہنم کے ہے دشمن اونکا
وہ غزل خواں کہ مدینہ میں ہے مسکن اونکا　　روضۂ احمد مختار ہے گلشن اونکا
طائر روح ہوس رکھتے ہیں مشتاقوں کے　　ہو درختوں پہ مدینہ کے نشیمن اونکا
ایک ہم ہیں کہ پٹکتے ہیں یہاں سر اپنا　　ایک وہ ہیں کہ مدینہ میں ہے مسکن اونکا
شب اسری میں براق کی جو چلیں تھیں　　بڑھ گیا برق نظر سے کہیں توسن اونکا
شوق دیدار نبی میں جو کیا کرتے ہیں　　دل لٹو کیا عرش ہلا دیتا ہے شیون اونکا
نہیں محبوب الہی سے محبت جنکو　　حال کھل جائیگا اونہیں دم مردن اونکا
مرتے ہیں جو تری راہ طلب میں شاہا　　مجھے ملجائے کفن کے لئے دامن اونکا
یہ پوچھو کہ کہاں رہتے ہیں وہ جان جہاں　　عاشقوں کا دل بیتاب ہے مسکن اونکا
ابر زلف نبی جھوما جو شب اسری میں　　رقص طاؤس دکھانے لگا توسن اونکا
مہر محشر سے جو آنکھیں ہیں لڑائی والے　　میرے سر پر رہے سایہ کے لئے دامن اونکا
مہ تو ایک پرانا سا ہے اونکا شانہ　　مہر اونکے سامنے آئینۂ روشن اونکا
چار یاران حبیب سے محبت رکھیو　　دشمن اللہ تعالی کا ہے دشمن اونکا
نکلے جب اونکی سواری نہو کیوں خوش عالم　　مہ شوال ہے نعل سم توسن اونکا

جنہیں دیدار نبی ہوتا ہے منشب رضواں
نالہ اونکا ہے فغاں اونکی ہے شیون اونکا

قدر بھی تابع فرمان ہو اور قضا بھی جسکے　　خدائی کیا کہ رضا جو خدا جسکا ہے

محمد عربی سا کوئی ہوا بھی ہے
کہاں کا دیکھنا ابتک کہیں سنا بھی ہے

تمہارے دست گہر ریز کا لقب شاہا
سحاب جود بھی ہے قلزم عطا بھی ہے

تری شمیم کو ای گیسوئے سیاہ نبی
کہوں میں مشک ختن کسطرح خطا بھی ہے

فقط ثنا رخ پر نور کی نہیں والشمس
اسکی شا نہیں والفجر و والضحی بھی ہے

ہے قبضہ اوس دہن و زلف کی مضامین پر
ہمارے دام میں عنقا بھی ہے ہما بھی ہے

ترے غلام کو کیا خوف مہر محشر ہو
کہ سایہ میں ترے دامن کی وہ پلا بھی ہے

بلند ہمت و فیاض جیسے ہیں شہ دیں
کریم ایسا جہاں میں کوئی ہوا بھی ہے

حصول کار میں مضطر ہے کس لئے رضواں
تری مدد پہ محمد بھی ہے خدا بھی ہے

مانا کہ بڑا عیب ہے بک اور ہنر چپ
آدم بھی تھے ذکر الہی سے مگر چپ

سو یلے ہے ابھی باغ میں مداح پیمبر
چلا نہ بس ای مرغ چمن وقت سحر چپ

صحن و پر پر نور ہے وہ منزل آداب
چلتے ہیں دبے پاؤں جہاں شمس و قمر چپ

سن سنکے مرے زمزمۂ نعت چمن میں
رہ رہ گئے مونہ کھول کے مرغان سحر چپ

یہ حضرت انسان ہی پر ختم ہے غفلت
ہیں ذکر الہی سے حجر چپ نہ شجر چپ

رہ سکتے نہیں خوبی کا دعوی لئے آگے
مونہ دیکھ کے رہ جاتے ہیں خورشید و قمر چپ

عالم کے مرقع میں وہ تصویر ہے تیری
رہجاتی ہے جسے دیکھ کے ہیں اہل نظر چپ

ونرات ثنا اوس رخ و گیسو کی کئے جا
اس ذکر سے ای دوست نہ تو شام و سحر چپ

ذکر شہ والا ہے مداوا خفقان کا
ہوتا ہے جنوں مجھکو میں رہتا ہوں اگر چپ

ہوں خاک نشیں در احمد مرے آگے
دعوی تعلی نکرا ای صاحب زر چپ

جب طرز بدل دیتا ہے حکم شہ لولاک
رہجاتی ہے خاموش قضا اور قدر چپ

سنتا نہیں آواز تک آماج دل زار
آجاتا ہے اس طرح ترا تیر نظر چپ

وہ لب کہاں اور تو کہاں دیوانہ ہوا ہے
بیہودہ نہ بک مونہ کو سنبھال ای گل تر چپ

ہیں یکسے درجے تری درگاہ خدا میں
حیران ملک سکتہ میں جنات و بشر چپ

جنہ تیرے کوئی کرتا شفاعت ہے کسی کی
خاموش ادھر لوح ہیں آدم ہیں ادھر چپ

بہتر ہے جو ہوتا ہے ذکر شہ کونین پہ
ہوں بزم سخنداں میں نہ ارباب ہنر چپ

مت لاؤ سی مونہ پر جو دیا تھا خدا میں
لگجائے طمانچہ نہ کہیں باد خزاں کا
ہے کثرت شیرین سخنی میں یہ کرامت
اوٹھ طاعت معبود کو کر یاد الٰہی
لا کھوں یہاں رہزن ہیں یہ ہے منزل الفت
مایوس نکر عاصیوں کو رحمت حق سے
گنگ ایسا ہو محشر کو بھی وہ گنگ ہی اوٹھی

کیا فائدہ اس ذکر سے اے صاحب زر چپ
اس حسن دوروزہ پہ نہ ہنس اے گل تر چپ
ہو جاتے ہیں لب بند نہیں ہوتا بشر چپ
کیوں مردہ کی صورت ہے پڑا وقت سحر چپ
بکتا ہوا کیوں چلتا ہے اس رہ گذر چپ
بک بک بہت اے واعظ معذور نکر چپ
غصہ میں جسے کہدیں شہ جن و بشر چپ

رضواں ہے غزل وہ تری پرکالہ آتش
رہ رہ گئی سن سکے جسے سوز و شرر چپ

لب جاں بخش محمدؐ کی ثنا بھول گئے
یہ تو مانا کہ عزیز و رفقا بھول گئے
جو تجھے اے رہ تسلیم و رضا بھول گئے
مہ و خورشید جو اترتے ہوئے پھرتے ہیں
در پہ نور کے سایہ میں ہے بستر جنکا
عاصیوں نے جو سنا رحمت عالم تمکو
ڈھونڈتا دل جو دو بارہ میں حرم میں پہنچا
تازہ تازہ جو مدینہ کی کھجوریں کھائیں
سید نا رستہ جو بتایا تھا حرم کا تمنے
جانب طیبہ ہزاروں کو اوڑایا لیکن

ہو کے بیمار ہم آیات شفا بھول گئے
کیا مجھے آپ ہی محبوب خدا بھول گئے
راستہ خلد بریں کا بخدا بھول گئے
کیا ترا جلوہ نقش کف پا بھول گئے
وہ طلب کو تری اے ظل ہما بھول گئے
یہ خوشی چھائی غم روز جزا بھول گئے
لوگ کہنے لگے کیا رہ گیا کیا بھول گئے
جنتی خلد کے میووں کا مزا بھول گئے
ہم کو اے خضر نہیں یاد رہا بھول گئے
تیرے بچھوں کی مجھے اے باد صبا بھول گئے

چھوڑ دی پیروی شرع جنہوں نے رضواں
رہ گلزار جناں وہ بخدا بھول گئے

جب طائر جاں جسم کے پنجرہ سے رہا ہو
سر ہو مرا اور آپکا نقش کف پا ہو
معشوق سلیماں ہو کہ مطلوب زلیخا
میں سایہ نشین در محبوب خدا ہوں

لیتا ہوا نام آپ کا نکلے تو مزا ہو
یوں حسرت پابوس جو نکلے تو مزا ہو
اللہ کے محبوب سے ہمسر کوئی کیا ہو
چل دور مرے آگے سے او ظل ہما ہو

خاصان الٰہی میں ہو شامل جسے ہونا
ہیں شمع بکف داغ غم گیسوے احمدؐ
دیکھیں جو سجاوٹ وہ عبای شہ دیں کی
اوس در کے جو ذروں سے ہوں کاسب انوار
میں نالی جو بھر تا طلب شاہ میں ہو پھول
ہے چاک جگر سے نگراں کیا دل مضطر
ہاں سلسلۂ وصف شہ اوس گیسو کا چھوٹی
پھر ہو بھی تو کیونکر ہو بھلا آپ کا دیدار
وہ خاک او ٹھائے سے دو عالم کی اوٹھی گا
زاہد بھی چلا ہے جو مدینہ کو مری طرح
ہے جبیں فدا سر کروں حسن نمکیں پہ

محبوبؐ خدا پردہ دل و جاں سے فدا ہو
اندیشۂ تاریکی تربت مجھے کیا ہو
جاری لب ادریس پہ بھی صل علےٰ ہو
خورشید و قمر میں نہ تجلےٰ نہ ضیا ہو
میدان قیامت میں نیا حشر بپا ہو
حضرت کی نہ روضہ کو کہیں دیکھ رہا ہو
ایسا نہو اے دل جو گرفتار بلا ہو
جب بخت رسا ہو نہ کوئی نالہ رسا ہو
جو سیدؐ کونین کی نظروں سے گرا ہو
دل احمدؐ مرسل پہ کہیں آنہ گیا ہو
حقّ نمک آقا کا ادا ہو تو مزا ہو

کہنا کہ بہت ہند میں دلتنگ ہے رضواں
تیرا گذرا اوس در پہ جب اے باد صبا ہو

شاہد نعت کی جو بندش فرغل باندھے
تن لاغر کو مرے کوئی رگ گل باندھے
اسپ [illegible] کوئی چولی کو نہ سنبل باندھے
[illegible] گیا گوشۂ دامان فصاحت اپنا
[illegible] [illegible] وہ دلکش چمن پہ
اشیاں [illegible] فلک پہ جو بہا سے او نکا
باغ [illegible] ان کی [illegible] تیری روضہ کو
[illegible] نہیں [illegible] وہ سر پہ قیامت آئی
[illegible] او [illegible] نعت [illegible] کیصورت
جز گل [illegible] عاشق میں کسی گل کا نہیں
سا [illegible] روضۂ اقدس پہ ہوا میں ہر صبح
سخت گستاخ ہے دیوانہ ہے سودائی ہے

اپنے سر پر وہی دستار تجمّل باندھے
کوئی تار نظر دیدہ بلبل باندھے
رخ بلقیس کا بکھرا ہوا کاکل باندھے
چمن نعت شہ دیں کے جو بھی گل باندھے
آشیانہ چمن خلد کا بلبل باندھے
کمر بیٹھے ہیں ارباب توکل باندھے
دامن گل سے بھی ہاتھ اپنے جو بلبل باندھے
دیدۂ ہوش ہیں ارباب تغافل باندھے
خلق احمدؐ کے مضامین جو بالکل باندھے
طوطیا شاخ پہ بیٹھی ہوئی بلبل باندھے
طائر قدس اوترآئے ہیں چنگل باندھے
گیسوے سرورؐ عالم کو جو سنبل باندھے

جس گلستاں میں ہوں گا ہے یہ ثنا خوان نبیؐ
پھر وہاں خاک ہوا نغمۂ بلبل باندھے

حکم نبی ساقی کوثر کا یہ ہے پیر مغاں
میکدہ میں نہ ہوا شیشوں کا قلقل باندھے

غرق ہو جائے سفینہ عمل بد کا مرے
تار اگر اشک ندامت کا تسلسل باندھے

گل و سنبل ابھی جنت کے نظر آئینگے
آنکھ تو محو خیال رخ و کاکل باندھے

فلک پہ نور ہے میری وہ چراغ یعنی
ہے نئے گلدستہ مضموں یہ اگر گل باندھے

گر یہ شوق مدینہ ہے غضب کا طوفاں
رام گنگا یہ نہیں ہے کہ کوئی پل باندھے

واہ ری جوہر سرعت کہ طرارہ جو ہرے
راستہ برق نظر کا ابھی دُلدُل باندھے

میم احمدؐ کا جسے باندھنا ہو کچھ مضموں
چاہئے اوسکو بصد غور و تامل باندھے

کہوں ظلمات میں ہی چشمۂ آب حیواں
تو قریب لب جاں بخش جو کاکل باندھے

کوچہ حسن ترقی ثنا خواں سے چلا
پشت پر بار نحوست کا تنزل باندھے

ہمنے گلگشت گلستان ثنا میں رضواں
جب غزل لکھی نئی غنچے نئے گل باندھے

یثرب کی ہو نہ باغ جناں کو کیا پسند
قربان زاہد وہ ہے تمہاری بھی کیا پسند

تجکو مرا کلام نہیں حاسدا پسند
یہ مال ہی رسول پسند اور خدا پسند

ہو جسکو وصف قامت عالی شہا پسند
شمشاد خلد کا اوسے مصرع ہو کیا پسند

ہو بادشاہوں کو جو ہی ظل ہما پسند
ہی مجھ گدا کو سایۂ دامان تر پسند

تحفے کی جا حضور کریں دل مرا پسند
مفلس کی مال کو نہ شہا کیجئے پسند

جو ہیں علیل عشق و مریض وفا ترے
اون کو دوا پسند نہ اونکو شفا پسند

پھر لیچلا مدینہ کو ہندوستان سے
یہ چال ہی تری مجھے بخت رسا پسند

آئے پسند شمس و قمر آسمان کو
ارض حجاز کو ہیں ترے نقش پا پسند

مجھکو ذرا سا شربت دیدار چاہئے
شاہا مریض عشق کو ہے یہ دوا پسند

مٹی مری حرم کو اوڑا کر نہ لے گئی
ہو خاک مجھکو چال تری اے ہوا پسند

سودائیان زلف نبیؐ کو ہے چھیڑنا
ہے نے واقعی یہ ناصح ناداں بلا پسند

کھلتے ہیں اس سے غنچے دل سوگوار کو
کیونکر نہو مدینہ کی سب کو ہوا پسند

جو مست عشق چشم خدا بین شاہ ہیں
آئیگا جام آب بقا اونکو کیا پسند

دینگے ثنائی چشم خدا ہیں کی داد وہ
چل اے سمند شاہ ذرا جھومتا ہوا
ہیں اسکی قدر جانتے عشاق مصطفےٰ
یہ کر رہی ہے چشم سخن گوی مصطفےٰ
سرو چمن کو دیکھ کے قمری ہو باغ باغ
لاکھوں چلیج دیکھے نہ آیا مگر مجھے
کیا کڑوی باتیں تیری دلوں میں کریں اثر
اے منعوں ہوں خاک نشین در نبیؐ
زاہد کو باغ خلد ہے موسیٰ کو کوہ طور
اے دل ہے اس سے بوسہ ریا آتی سربسر

جو لوگ ہیں زمانہ میں اے دل حیا پسند
پہلیوں کو دلے ہے تری بانکی ادا پسند
ہو منکر نبی کو سخن میرا کیا پسند
نیچی نگاہ کرتے ہیں اہل حیا پسند
مجھکو تو ہے شہا قد موزوں ترا پسند
محبوب کبریا کے سوا دوسرا پسند
ہوتی ہے تلخ چیز کسے واعظا پسند
قالین پسند ہے نہ مجھے بوریا پسند
ہے وادی حجاز کی ہمکو فضا پسند
زاہد کا کسطرح میں کروں بوریا پسند

مداحوں میں حضور علیہ السلام کے
رضوان خاکسار نہایت ہوا پسند

ہو مراتب میں جو ہمسر احمدؐ ذیشان کا
تھا شب اسریٰ گذر جس جا شہؐ ذیشان کا
کیا ہوا پایا لقب نواب کا یا خان کا
ذکر ہے تیری مزین ہر ورق قرآن کا
زیست کا باعث ہے سودا سرور ذیشانکا
ہے دل پہ داغ اپنا ہیر و حلم حضورؐ
مجھکو ڈر ہے آپکا زاہد کو جنت ہی پسند
حب اصحاب نبیؐ دلمیں چھپا ہے کیوں ہیں
ہے رسائی تو تری ایوان رفعت تک محال
اے گرانمایہ مضامین ثنای مصطفےٰ
خاک راہ احمدؐ مختار ہونا چاہئے
... تیری ہمت کی بزم انبیا میں تذکرے
... دولت کیا طفیل مدعا ہوں گی مرے

ہے ہمسر کون سا اس آن کا اس شان کا
وہاں تلک پہونچے کہاں یارا کسی انسانکا
کاش سب کہتے مجھے خادم شہؐ ذیشانکا
ہے خدا مداح تیری شان عالیشان کا
تار تار گیسوی مشکیں ہے ڈورا جان کا
اس گلستاں میں نہیں ہے پھول نافرمانکا
فرق شاہا دیکھنا دانا کا اور نادان کا
اپنے مذہب میں تقیہ کام ہے شیطان کا
عرش تک تو جا پہونچتا ہے خیال انسانکا
پلہ ہو جائے نہ ہلکا حشر میں میزان کا
صاف رکھنا خوب ہے آئینہ ایمان کا
اونچے اونچے کرتے ہیں چرچا تری احسانکا
ہوں نمک خوار قدیمی حضرت عثمانؓ کا

کہ مدینہ کے سفر میں تنگدستی کا نہ غم — میر ساماں ہی خدا ہر بے سر و ساماں کا
مصحف روی مقدس کی ثنا ہی بر زباں — کر دیا اللہ نی حافظ مجھے قرآن کا
نوح و ابراہیم کس کس تھلکہ سے بچ گئے — آب و آتش میں ہی چرچا آپ کی احسان کا
واہ کیا کہنا ترا اے ناخن لطف نبی — عقد کھولا تو نے مجھ سی مضطر و حیران کا
گرمی سوز فراق رحمت عالم نہ پوچھ — موی آتش دیدہ کی صورت ہی ڈورا جان کا
نسبت اسمی جو ہی محبوب حق سی اس لئے — سورۂ یٰسین کو دل کہتے ہیں قرآن کا
جو ترا تابع ہی بیشک تابع حق ہے وہی — ایک مضموں ہی خدا کا اور تری فرمان کا
ہی شفق کی ہمکو پیرایہ میں دکھلاتا فلک — لال پردہ احمد مختار کے دالان کا
تا خدای خلق کی رحمت دلاتا یاد ہے — ماجرا آنکھوں میں پھر کر نوح کے طوفان کا
داغ دل کی میر ہی مٹ سکتی ہی کیونکر روشنی — یہ کنول ہی سید کونین کے ایوان کا
طور یا چرخ چہارم سا مکان مصطفٰے — عیسیٰ و موسیٰ لقب ہی جسکے ہر دربان کا
گلشن طیبہ کی مرغ جاں سی سنکر مدحتیں — پردہ پھولا م بنجاتا ہے پردہ کان کا
کیوں نہ پھر قیصر کو سلطان المعظم سب کہیں — ہی لقب اک کفش بردار شہ ذیشان کا
سر فروشان محبت کا کہوں کیا مرتبہ — دولت دیدار حق بدلہ ہی نقد جان کا
کچھ نہ پوچھ دولت ملی اوس روز ہمکو غیب سی — صبح اوٹھکر نام جسدن لی لیا عثمان کا
اسم اقدس ذکر والا وصف عالی آپ کا — فخر ہی توریت کا انجیل کا قرآن کا
اللہ اللہ سطوت وصف شہنشاہ رسل — شک ہوا دیوان پہ اکثر مجھے قرآن کا
کیا بیاں مداح محبوب خدا کی وصف ہوں — آدمی دیکھا نہیں اس آن کا انسان کا

حضرت رضواں کا لوٹا کیوں نہ آئیں سب علو
جانتے ہیں کاٹ تیغ عظمت اللہ خان کا

غزل فارسی

عزم ثنای حضرت محبوب داورست — ساقی بیار بادہ کہ در حوض کوثر ست
زیب زبان ثنای رخ و چشم انورست — ہنگام برگ ریزی مہتاب و اختر ست
در عزم بہر رسیدن بام عروج تو — جبریل پا شکستہ و میکال بے پر ست
حد بلند ذکر رسول خدا ببیں — پیہم ز عرش نعرۂ اللہ اکبرست

از دردلا علاج مریض فراق تو ‖ بقراط در تحیر و سقراط ششدر است
گویا مریض عشق تو زندان بگور ساخت ‖ دل در شب فراق تو چندان مکدر است
خد و جبین و چشم شہ ماست دید نی ‖ بنگر کہ خوش قران مہ و مہر و اختر است
لذت کشان حسرت دیدار شاہ را ‖ روز قیامت و شب فرقت برابر است
واعظ خموش باش کہ ما را شفیع حشر ‖ سلطان انبیاست کہ محبوب داور است
نازک دماغ آن گل باغ تکلفم ‖ موج نسیم ہم پئے من باد صرصر است

در معرکہ حریف نگردد چرا نبول
رضوان غلام حضرت محبوب داور است

سلام

سلامی جو پلہ پہ حیدر رہے ‖ تو کیا خوف میزان محشر رہے
تمہا دیدہ تر شپل ... رہے ‖ یہ بادل برستا برابر رہے
اگر ورد لب نام حیدر رہے ‖ زباں ماہئے حوض کوثر رہے
کمک پہ جو آل پیمبر رہے ‖ مرے ہاتھ میدان محشر رہے
جو تولا وقار حسین و حسن ‖ ترازو کے پلے برابر رہے
عروج زمین نجف دیکھ کر ‖ جھکا سر ہوئے آسماں سر رہے
مرے دل میں بن بن کے مضمون تو ‖ عروس فصاحت کا زیور رہے
جو ہو روضۂ شاہ دیں کا خیال ‖ شگفتہ چمن دل کے اندر رہے
ہیں دو بالوں میں کیچدوں عطر گل ‖ جو وصف رخ شہ زباں پر رہے

قطعہ

جبھی کھینچ لی تیغ شبیر نے ‖ تھی ہل چل مچل جس سے محشر رہے
نبی جان جائیں چھپائے رہنے ‖ فرشتے سمٹے ہوئے پر رہے

قطعہ

تف اے انقلاب جہان زبوں ‖ سدا تجھ پہ لعنت نہ کیونکر رہے
بن سعد کے سر پہ ہو چتر زر ‖ کھڑا دھوپ میں ابن حیدر رہے
کڑی دھوپ تھی وہ دم قتل شاہ ‖ کہ بس لال بن بن کے پتھر رہے

سدا پیشم رایت لطف شاہ
کے سایہ رضوان کے سر پہ رہے

قصیدہ از جناب مولوی محمد امین صاحب سوانی مدظلہ فی الحج حضرت حسان الہند ام اقالیم

مری قلم پہ نکیوں ہو دبیر چرخ نثار
لکھی ہیں مدحت آقا میں بے بدل اشعار

لکھو فلک پہ کہ وے رونما ہیں لطم نجوم
بنا عروس مضامیں کا ہے بنا وسنگار

زمین شعر پہ الفاظ کا بچھا ہے دام
کریگی طائر مضمون کا آج طبع شکار

ہوئی ہے مد نظر مجھکو مدحت نواب
میں جسکا بندہ احساں ہوں اور شکر گذار

وہ کون حضرت رضوانعلیخان جہاں
کہ جنکے رخ سے مروت کے ہیں عیاں آثار

زباں سے بات کوئی اونکی گر نکل جائے
نہ فرق آئے کبھی اوسمیں بال بھر زنہار

ہے اونکا دست کرم ابر فیض و معدن جود
ہر اک طرف گہر و سیم و زر کی ہے بوچھار

زمیں ہے مثل کنیزک فلک ہے مثل غلام
دو چند وہم و گماں سے ہے اونکا عز و وقار

وفور بذل و کرم سے ترے زمانہ میں
ہمیشہ عیش سے رہتی ہے خلق لیل و نہار

ترے وفور نوال و کرم سے اے ممدوح
فقیر امیر ہوئے بن گئے گدا زردار

خدائی دولت و ثروت وہ تجھکو بخشی ہے
کہ جملہ عالی و سافل ہیں تیری شکر گذار

برس رہا ہے زمانہ میں تیرا ابر کرم
یقین ہے کہ مری گھر بھی آئیگی بوچھار

سخا و عدل و نوال و عطا و ہمت میں
ترا نظیر جہاں میں کوئی نہیں سردار

غلط جو حاتم طائی سے تجھکو نسبت دوں
تری خدم میں ہیں ایسے تو لاکھ خدمتگار

یہ ضبط عدل ہے تیری مزاج عالی میں
لکھا قلم سے نہ لفظ ستم کبھی زنہار

جو اپنا حال سراپا ملال عرض کروں
تو عمر نوح و حیات مسیح ہو درکار

نجات درد و غم و رنج سے ملے کیا خاک
کہ ایک عرصہ سے بیٹھا ہوا ہوں گھر بیکار

سیاہ رنج و الم کی چڑھائی رہتی ہے
میں اپنی زیست سے ہوں تنگ جان سے بیزار

ترے نوال و سخا سے ہے فیضیاب جہاں
[illegible] کیا ہے جو [illegible] یہ عرض گذار

خدا پہ کرکے توکل روانہ کہ [illegible]
کسیکی [illegible] سفارش نہیں مجھے درکار

[illegible] و [illegible] سافر نواز ہے ممدوح
[illegible] نہاں جو مجھکو او سے نہیں دشوار

ترے نوال و کرامت سے کچھ یہ دور نہیں
کہ مجھے عاجز و بیکس پہ لطف ہوا یار

بہ ربِّ کعبہ مجھے شاعری پہ ناز نہیں
میں کیا ہوں جو تری مدح و ثنا کروں سرکار

مرا ہی قافیہ تو وسعت انتشار سے تنگ
ہر ایک شعر میں ہوتا ہے حال کا اظہار

بس اب دعا پہ کروں ختم اس قصیدہ کو
کہ دل پسند نہیں ہے طوالت گفتار

الٰہی شام و سحر کی نمود ہے جب تک
ہے جبتلک کہ زمین اور گنبد دوّار

جہاں میں سلسلہ تا عاشقی کا جاری ہے
جہاں میں گرم ہے جبتک کہ حسن کا بازار

بہم ہیں جملہ مرادیں تری مرے ممدوح
الٰہی خدا سے دعا ہے مدام لیل و نہار

معین حافظ و ناصر خدا رہے ہر دم
ترا نہال تمنا سدا رہے پر بار

الٰہی دولت و اقبال کی ترقی ہو
یہی دعا ہے ضیا کی مدام لیل و نہار

تقریظ طبعزاد جناب منشی اللہ دیا صاحب سب اورسیر چھاؤنی نیا گاؤں

سچ ہے حسن سخن ہے ایسا چاند
مہر و مہ بھی ہیں جسکے آگے ماند

الغرض اس حسن کلام پر جسکی نظر پڑی عقل کو تیزی ہو طبیعت بڑھے جسکے دل پر یہ اثر کر جاتا ہے وہ دریاے غم و رنج سے گذر جاتا ہے ہزارہا اسکے دیوانے عاقل ہوگئے اور لاکھوں خوف محشر سے غافل ہوگئے یہ وہ آئینہ ہے کہ جمال دوست اسمیں صاف نظر آتا ہے اور دیکھنے والوں کو اپنا جوہر دکھلاتا ہے اور یہ وہ گلشن ہے کہ خزاں کے جھونکوں سے دور رہتا ہے اور بہار تر و تازگی سے معمور رہتا ہے اور یہ وہ گل ہے کہ اسکے گلچینوں کو ہمیشہ بہار ہے نہ کوئی کھٹکا ہے نہ خلش خار ہے یہ وہ دریا ہے کہ اسکے آشنا کا لولوے مراد سے دامن بھر جاتا ہے اور اسکا غوّاص سلسلہ موج الم سے رہائی پاتا ہے یہ وہ برق تجلّی ہے کہ خرمن جہالت کو جلا کر خاک کر دیتا ہے اور نور عقل سے ظلمتکدۂ دل میں روشنی بخشتا ہے یہ وہ مہر منور ہے کہ تاریکی شب جہالت اس سے دور ہوتی ہے اور روشنی روز فہم اس سے ظہور ہوتی ہے یہ وہ مہ النور ہے کہ جسکے جلوہ کو رات دن کمال ہے یہ وہ دولت ہے کہ اسکا تونگر سدا خوشحال رہتا ہے اسی سے نور اسلام حاصل ہے اسی سے دین و ایمان کامل ہے اسی سے باغ فردوس کی سیر نصیب ہے اسی سے بندہ اپنے مالک کا حبیب ہے جو کوئی اسکا شایق ہے وہی بندہ خاص خالق ہے یہی شاہد حقیقی کی صورت دکھلاتا ہے یہی رموز ناز و نیاز

بتلاتا ہی یعنی انسان کو شاعر بناتا ہے یہی خدا و رسول سی ملاتا ہے خاص کر جس کیکو نعت ثنا
کا ذوق و شوق ہے اویکو سب شاعروں میں فوق ہی مدّاح رسوؐل کیلئے باغ جنت ہے
مملکت کونین میں اوسکو ثروت ہے جسنے نعت پاک میں عمر گنوائی ہر ایک مراد دلی اوسکی
بر آئی جسکو حضرت رسوؐل کریم سے محبت ہے حق تعالیٰ کی اوسی پر رحمت ہے جسنے تعریف
پیغمبرؐ میں قلم اوٹھایا اوسنے اپنے آپکو مجمع حوراں میں ٹہلایا نعت نبیؐ بخشش کا وسیلہ ہے
یہ حق عاشقان رسوؐل کو حق سے ملا ہے جس شاعر کا نیک خیال ہے اوسپر ہمیشہ رحمت
ذوالجلال ہے آتش دوزخ اوسپر حرام ہے نزدیک خدا اور رسوؐل کے وہ نیک نام ہے
جسنے یہ نعمت پائی دولت کونین اوسکے ہاتھ آئی جسپر فضل خدا و کرم مصطفےؐ ہی بخدا نبیؐ کا
وہی مدحت سرا ہے چنانچہ ماشاءاللہ چشم بد دور آجکل کس فصاحت و بلاغت کے ساتھ
جناب معلی القاب کرم گستر فیضمآب افصح الفصحا ابلغ البلغا صاحب فہم و ذکا و طبع رسا
عالی خاندان والا دودمان واقف فنون سخندانی کاشف اسرار معانی چہرہ آرائی شاہد خیال
وجلوہ افزائی حسن مقال سریرآرا سے مملکت کلام شیریں و رونق بخش بزم مضامین رنگین
زبدۂ فصاحت انتخاب بلاغت رہنمائے سالکین پیشوائے عارفین راسخ الاعتقاد واثق
الاتقیا و عبادت کیش عقیدت اندیش کریم الاخلاق عمیم الاشفاق قدردان والاشان
حضرت حسّان الہند نواب حاجی محمد رضوان علیخان صاحب بہادر دام اقبالہٗ
وافضالہٗ ولوالہٗ نے شان رسول پاک میں گلدستہ تحریر کیا سچ تو یہ ہے کہ اسمیں موتیونکو
کوٹ کوٹ کر بہر دیا ہر مصرعہ اسکا باب فردوس کا کنوار ہے ہر مضمون اسکا بلاسے
قبر کے سلئے آڑ ہے جو حرف ہے وہ چہرہ حوران بہشتی پر حرف زن ہے جو لفظ ہے وہ
دلکشائی بہار چمن ہے اوسکے ہر نقطہ پر سلک ثریا نثار ہے اسکی ہر بیت سے بیت
ابروئے خوباں شرمسار ہے اوسکی سرخی سے شفق کا رنگ پھیکا ہے سواد اوسکی
سے سیاہی زلف غلمان شرمندہ اوسکے سلسلۂ سطور سے پیچ میں سنبلستاں ہی اوسکو
ہر قطعہ سے سر برزمیں تختہ گلستان ہے معنی اوسکی سے صورت معنی ہویدا ہے مضامین
دلچسپ اوسکے سے فرحت دل پیدا ہے بیاض صفحہ اوسکے سے بیاض چشم عیاں ہے
اور صبح صادق چاک گریباں ہے بین السطور کہ چشمۂ آبحیات جاری ہے کہکشاں نکو
اوسکے خط کے سامنے شرمساری ہے رنگینی عبارت سی خجلت زدہ رنگ گلستان ہے

تسنیم وکوثر کی روانی اوسکو بندوں سے عیاں ہے سبحان اللہ کیا عمدہ گلدستہ ہے کہ اوسکا مداح ہر ایک جن و انسان جابجا ہے جسقدر اوسکی تعریف میں شاعر لکھے بجا ہے اوسنے قدسی ولطف وشہیدی کو بھی طاق پہ رکھا ہے جسوقت اس خاکپا بحر دریا محمد آلہ دیا سب اور سیر متخلص بہ اخلاص سہارنپوری کی نظر سے گذرا اصل علوم دریا سے دل میں جوش اوبہرا واقعی حاجی صاحب موصوف عاشق رسول ہیں بارگاہ صمدیت میں مقبول ہیں اسقدر جانفشانی کرنا انہیں کا کام ہے آخر یہ ہے کہ اوسکا دین و دنیا میں نیک انجام ہے الفاظ بے محاورات سے بری ہے ہر گفتگو شایان بنی ہے روزمرہ خوب طبع کو مرغوب ہے فصاحت دہلی اور بلاغت لکہنوا سکے آگے کیا چیز ہے اسکا ملکوت میں غل ہے کہ یہ اور ہی چیز ہے یہ وہ کلام ہے کہ جسکا مداح ہر خاص وعام ہے

نظم

بجسے کچہہ شوق ہی نعت نبی کا … اوسی نے لطف پایا شاعری کا
کریمی ہے خدا کی جسکے اوپر … لکہا کرتا ہے وہ نعت پیمبر
ثنا گو حق کرے اخلاق تجہکو … نبی کا سب کہیں مشتاق تجہکو
تجھے بھی رتبۂ رضواں ہو حاصل … خدا کے خاص بندوں میں ہو شامل
تجھے بھی سیر جنت ہو میسر … ثنا بھی مرتبہ ہو سب سے بہتر
پڑھی حوروں نے جب تصنیف رضواں … لگیں سطور کہنے ہو کے شاداں
سبحان اللہ کیا گلدستہ لکہا … جزاک اللہ فی الدارین خیرا

تواریخ طبع کتاب جناب مولوی عبد الماجد صاحب شمشاد لکہنوی مدظلہ

چو نواب رضواں علیخاں بہادر … کہ او ہست شیدائے نعت محمد
رقم زد کتابے کہ ہر صفحۂ او … چمن بستہ گلہائے نعت محمد
بجانش پسندیدہ ہر اہل ایماں … زجوش تمنائے نعت محمد
رقم کرد شمشاد تاریخ طبعش … خیابان زیبائے نعت محمد

تاریخ سابق از جناب حافظ محمد عبد الرحمن صاحب بقا غازیپوری سلمہ

حضرت رضوان ما جسّان ہند … عرش پیما آمدش فکر بلند

ور ثنائے حضرت خیر البشرؐ | خوش رقم زد ایں کتاب ارجمند
مصرعۂ تاریخ طبعش از بقا ست | نامۂ نایاب و نظم دلپسند

تاریخ سابق از جناب شیخ احمد اللہ صاحب ذکا غازیپوری شاگرد حضرت بقا

خارج ز حد فکر بود وصف ایں کتاب | ہر حرف اوست مظہر نعت محمدی
کردم ذکا چو فکرت تاریخ طبع او | ہاتف بگفت دفتر نعت محمدی

تاریخ سابق از جناب سید محمد سلطان حسن صاحب شفا غازیپوری

حضرت رضوان عالی فکر نے | نعت میں لکھی کتاب بے نظیر
ہو شفا تجھکو جو فکر سال طبع | لکھ کلام لاجواب بے نظیر

تاریخ سابق از جناب مولوی عبد الغفور صاحب مضطر غازیپوری سلمہ

خوش رقم کرد حضرت رضواں | نامہ در ثنائے خیر بشر
سال طبعش چو فکر مضطر خواست | ہاتفے گفت مدح پیغمبر

تاریخ سابق از جناب مولوی غلام قطب الدین صاحب فگار غازیپوری

جب لکھا رضوان نے یہ مجموعۂ اشعار نعت | آفریں کی قدسیوں نے واہ واہ صل علےٰ
نعت گوئی کے سوا رکھتے نہیں کچھ مشغلہ | ہے لقب حسان ہند اونکا بجا بالکل بجا
کیوں نہو مقبول عالم یہ کلام بے نظیر | حسبۃً للہ رضواں نے یہ نسخہ ہے لکھا
گو ہزاروں نسخے عالم میں چھپے ہیں نعت میں | اس رسالہ کا جواب اتنک نہ دیکھا دوسرا
جیسے ہیں اشعار اسمیں بے عدیل و بے نظیر | شکر للہ ہے بدل ویسا ہی یہ نسخہ چھپا
ہاتف غیبی سے لے بھر سال تاریخ اے فگار | جامع اشعار نعت سید طیبہ لکھا

تاریخ سابق از جناب مولوی غلام حسین صاحب حسین مدرس بلادل

دیکھئے حضرت رضواں کا نشان شہرت | انتظام اچھا ہے خط اچھا ہے کام اچھا ہے
نام آور وہ نہیں آمد مضمون ہے خوب | بندشیں اچھی ہیں انداز کلام اچھا ہے
دلمیں ہے شوق ثنا اور خمار آنکھوں میں | وہ خم نعت ہے خوب اور یہ جام اچھا ہے
سبلے دل ضبط یہ لکھ مصرعۂ تاریخ حسینؔ | سخن اچھا ہے کتاب اچھی ہے نام اچھا ہے

تاریخ سابق از فکر جناب حاجی محمد صدیق صاحب میمن متخلص بہ اخلاص رئیس بمبئی

فکر رضواں میں کھلائے تو نے گل | اٹے ہوا سے دامن نعت نبیؐ

مصرعہ رنگیں لکھا اخلاص سے ۔ ہے یہ طرفہ گلشن نعت نبیؐ

والا دودمان سمو المکان عالیقدر حضرت نواب حاجی محمد مظفر علیخاں صاحب بہادر
رئیس اعظم مراد آباد برادر و شاگرد حضرت حسّان الہند نواب رضوان علیخاں صاحب بہادر

شکر رضوان علی خاں کا کلام ۔ طبع ہو کر اب ہوا شایع بافضال اِلٰہ
کیا فصاحت کیا بلاغت کیا متانت کیا نفیس ۔ جنّذا اصل علو صد مرحبا اے واہ واہ
ربط سے گلگشت گلزار خیال طبع میں ۔ بلبل تاریخ بولا نظم کیواں بارگاہ

تاریخ سابق از فکر رسا جناب سید فقیر محمد صاحب فدا رئیس بمبئی مدظلہ

زفکر حضرت حسان ہند رضواں شد ۔ نشان شہرت نعت نبیؐ بلند نشاں
وزیں ریاض ثنائے رسول قاسم خلد ۔ ز ابر رحمت باری نسیم گشت چماں
رسید بر سر افلاک شور مدح کتاب ۔ شدہ بہ عالم قدسی درود ور و زباں
مسیح محو صفت جبرئیل محو ثنا ۔ کہ روح بخش دل مردہ شد دم رضواں
نمود جلوہ سپہر طبیعت مومن ۔ ببیں ز دیدۂ دل نور اختر ایماں
فدا نوشت بتاریخ طبع کلک طرب ۔ کلام نعت محمد سرور جملہ جہاں

تاریخ سابق نتیجہ فکر رسا جناب شیخ محمد داؤد صاحب وافد رئیس بمبئی

نجم نعت حضرت رضواں چو شد ۔ ز آفتاب نعت احمد ارجمند
ہاتفم وافد بتاریخ کتاب ۔ گفت نعت شاہ مرسل دلپسند

تاریخ سابق ـ جناب مولوی محمد عبد المجید صاحب مجید ملازم فوجداری علیگڈھ

رضواں برنگ خلد چو آراست باغ نعت ۔ دلہا بسان گل ز نسیم سحر شگفت
یک نسخہ از بہ نظر اول وچاں مراد بند ۔ دانم متاع بیش بہا دادہ اند مفت
مطبوع گشت و خواست دل اشتیاقان خویش ۔ ور حاسداں جمال رخ خویشتن نہفت
از بہر سال طبع مجید جگر فگار ۔ جلوہ نمود نور رسول خدا بگفت

تاریخ سابق ـ جناب شیخ نور محمد صاحب کاشف رئیس بمبئی شاگرد مولوی ہدایت اللہ

شاعر فرد حضرت رضواں ۔ مجمع علم و منبع تصنیف
محو یاد خدا و حق آگاہ ۔ مومن و متقی و مرد عفیف
صاحب منصب و شکوہ و جاہ ۔ آسماں مرتبت نجیب و شریف

نعت گوئے شفیع روز جزا — لائق مدح و مورد توصیف
واہ کیا اونکا ہے سخن مقبول — حق سے پاتے ہیں داد طبع ظریف
ایسی طبع رواں ہے پاکیزہ — سامنے جسکے ہے نسیم کثیف
یہ دعا ہے خدا سے اے کاشف — روز افزوں ہو شوق نعت شریف
مژدہ طبع انشان شہرت کا — شاد ہیں سن کے عاشقان نحیف
لکھئے یوں کلک سے لے سن فصلی — بے بہا جانفزا ہے نظم لطیف ۱۳۰۶

تاریخ سابق – جناب شیخ محمد نذیر حسین صاحب ثنا غازیپوری سلمہ

تصنیف ہے بے مثل تو ہے پایا بھی ہے اچھا — گلدستہ ہے یا ہے یہ نگار چمن نظم
تاریخ کی جسوقت ہوئی فکر ثنا کو — ہاتف نے ندا دی ہے بہار چمن نظم

تاریخ سابق – جناب رام سہائے صاحب تسلیم ڈپٹی کلکٹر بدایوں

میری تحفہ وہم حضرت رضوان — جو کہ شعر و سخن میں ہیں یکتا
واہ گلدستہ کیا لکھا ہے عجیب — ساری دنیا میں جسکا ہے چرچا
ہر غزل عمدہ منتخب ہر شعر — دیکھ کر جسکو تنگ ہیں شعرا
تھا یہ تاریخ کی تجسس تسلیم — ایک مصرع سن ہوں دو پیدا
دفعتاً غیب سے یہ آئی صدا — شاخ پر بار باغ روح افزا

تاریخ سابق – جناب منشی نرائن داس صاحب شاکر رئیس علیگڈہ

ختم از حضرت رضوان علی شد نامہ عجیب — آج آیا ہے لئے تاریخ کو با شادی و سوز
دیدہ تا فکر سن تاریخ بنما کر رفزا — ہاتف غیب بگفتا سخن برق افروز

تاریخ بطرز جناب شیخ نور محمد صاحب کاشف رئیس بمبئی مد ظلہ

جناب مستطاب عالی شان ہیں رضوان علی سخنور — سخی بہادر علو مراتب رئیس اعظم امیر دوراں
ازل سے بے مثل نعت گو ہیں مصنف نظم ضو فشاں ہیں — نشان شہرت کو صفحے صفحے سے ہی نمایاں فروغ ایماں
مجھے جنہیں پائی وقت فکر سخن یہ بولیں اسی حور — لو رشک خلد بنا ہے کاشف حدائق سعید رضواں

تاریخ ہائے جدید

از فکر جناب منشی رحیم بخش صاحب واصف سیکرٹری یونین کلب امرتسر

رضوان علی رہیں سلامت — جب تک ہیں جہاں میں ماہ و خورشید

کیا لکھی ہے یہ نشان شہرت ۂ   جو سنتا ہے اوسکو ہوتی ہے عید
واصف ہو جو سال طبع کی فکر   لکھہ دیجئے افتخار حیا و ید

از فکر رسا جناب میر کرامت اللہ صاحب فرزند جناب میر اسد اللہ صاحب
رئیس اعظم و آنریری مجسٹریٹ امرتسر

جلوۂ برق انا النور نشان شہرت   خوب رضوا علیخان بہا در سفتہ
سال از جاب شدن میر سرا پا القصہ   اولیں مصحف آیات فصاحت گفتہ

نتیجۂ فکر حکیم شیخ غلام محی الدین متخلص بندہ مہتمم گلدستہ ابر سخن امرتسر
خلف الرشید جناب حکیم سلطان محمود صاحب مرحوم

وہ رضواں علیخان والا حشم   وہ نواب ذی جاہ و عالی مقام
وہ محمود اختر وہ حسان ہند ۂ   وہ ہی حاجی پاک بیت الحرام
محرر ز مرلی ابر سخن   الٰہی رہیں میرے سر پر مدام ۂ
یہ شہرت نشان اونکی تصنیف ہے   ذرا دیکھئے کیا ہے شیریں کلام
کیا حق تصنیف مجھ کو عطا   ہوا جس سے بندہ کا دنیا میں نام
مئے عیش سے جام لبریز ہو   الٰہی ہے جبتک کہ لبریز جام
حسودوں کا تلچھٹ سا ہو منہ سیاہ   خوشی سے کٹے آپکی صبح و شام
ہوئی مجھکو جب فکر تاریخ سال   تو ہاتف نے مجھسے کیا یہ پیام

نہ دیکھا کسی نے نہ ایسا سنا
بجا کہتا ہوں خوب و بہتر کلام

اشتہار

مصنف نے اپنے لطف کریمانہ سے حق تصنیف کمترین کو عطا فرمایا ہے لہذا امید کہ کوئی صاحب قصد چھاپنے کا نفرمائیں ورنہ بموجب قانون سنہ ۱۸۴۷ء کی جواب دہی اوسکے ذمہ آید ہوگی ۔ تاں جسقدر نسخہ مطلوب ہوں طلب فرمائیں

المشتہر مہتمم مطبع مصطفائی

١٢٧٣٣